﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحمُوداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۳۰/مارچ ۲۰۰۱ء شمارہ ۱۳

۵/محرم الحرام ۱۴۲۲ ہجری ☆ ۳۰/امان ۱۳۸۰ ہجری شمسی

تو میرا ربّ ہے

حضرت شداد بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ تو میرا ربّ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں اپنی توفیق کے مطابق اپنے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں۔ میں اپنے کاموں میں شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب افضل الاستغفار)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

لوگوں کی بداعتقادیوں اور بدعملیوں نے خدا کے عذاب کو بھڑکا دیا ہے

انسان جتنی ٹکریں اپنی بیوی کو خوش کرنے اور اس کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنے کے لئے مارتا ہے اگر خدا کی راہ میں اتنی کوشش کرے تو کیا وہ خوش نہ ہوگا

"یہ باتیں جو میں کہہ رہا ہوں میں نہیں جانتا کہ تم میں سے کتنے آدمی ہیں جو سچے دل سے ان باتوں کو مانتے ہیں۔ مگر میں پھر بھی وہی کہتا ہوں کہ یہ دن جو آنے والے ہیں تو یہ نہایت سخت ہیں۔ لوگوں کی بداعتقادیوں اور بدعملیوں نے خدا کے عذاب کو بھڑکا دیا ہے۔ تمام نبیوں نے اس زمانہ کی نسبت پہلے ہی سے خبر دے رکھی ہے کہ اس وقت ایک مری پڑے گی اور کثرت سے اموات ہوں گی۔ اور پھر حدیثوں میں لکھا ہے کہ جہاں تک خدا کے مسیح کی نظر پہنچ سکے گی کافر تباہ اور ہلاک ہوتے جائیں گے۔ یہ بھی بالکل سچی بات ہے۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جس پر اس کی نظر پڑے گی وہی تباہ ہو تا جائے گا بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ جو اس کی نظر میں نشانہ بنیں گے وہ تباہ اور ہلاک ہوتے جائیں گے۔ لیکن اب تو تمام دنیا نشانہ بن رہی ہے۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے ﴿وَمَا خَلَقتُ الجِنَّ وَالاِنسَ اِلَّا لِیَعبُدُونِ﴾ (الذاریات:۵۷) یعنی تمام جن اور انسان صرف اسی واسطے پیدا کئے گئے تھے کہ وہ خدا تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرتے اور اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر چلتے۔ مگر اب تم خود سوچ لو کہ کتنے لوگ ہیں جو دینداری سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور دین کو دنیا پر مقدم کر رہے ہیں۔ تم خود کسی بڑے شہر مثلاً کلکتہ، دہلی، پشاور، لاہور، امرتسر وغیرہ کے چوک میں کھڑے ہو کر دیکھ لو۔ ہزاروں لاکھوں لوگ اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر دوڑتے پھرتے ہیں مگر ان کی یہ سب دوڑ دھوپ محض دنیا کے لئے ہوتی ہے۔ آپ کو بہت تھوڑے ایسے ملیں گے جو دین کے کام میں ایسی سرگرمی سے مشغول ہوں۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کی خاطر بڑے بڑے مصائب کا مقابلہ کرتے ہیں مگر دین میں نہایت بودے پائے جاتے ہیں۔ ایک ذرا سے ابتلا پر جھوٹ جیسی نجاست کو کھانے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور اپنی نفسانی خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے کن کن حیلوں سے کام لیتے ہیں کہ گویا خدا ہی نہیں۔

انسان جتنی ٹکریں اپنی بیوی کو خوش کرنے اور اس کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنے کے لئے مارتا ہے اگر خدا کی راہ میں اتنی کوشش کرے تو کیا وہ خوش نہ ہوگا؟ ہوگا اور ضرور ہوگا مگر کوئی کوشش کر کے بھی دیکھے۔ اگر ایک کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تو محض ایک بچہ کی خاطر وہ کیسی کیسی سختیاں جھیلتا ہے اور کس طرح کے وسائل اور تدابیر سے اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کہاں کا کہاں خوار ہوتا پھرتا ہے گویا خدا اس کے نزدیک ہے ہی نہیں۔

غرض یاد رکھنا چاہئے کہ انسان جب اپنی زندگی کی اصل غرض سے غافل ہو جاتا ہے تو پھر وہ اس قسم کے دھندوں اور بکھیڑوں میں سرگردان اور مارا مارا پھرتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ جتنی جلدی اس سے ہو سکے خدا سے اپنا تعلق قائم کرے۔ جب تک اس کے ساتھ تعلق نہیں ہوتا تب تک کچھ بھی نہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اگر انسان آہستہ آہستہ خدا کی طرف جاتا ہے تو خدا جلدی سے اس کی طرف آتا ہے۔ اور اگر انسان جلد سے اس کی راہ میں ترقی کرتا ہے تو خدا دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے۔ لیکن اگر بندہ خدا سے لاپروا بن جائے اور غفلت اور سستی سے کام لے پھر اس کا نتیجہ بھی ویسا ہی ہوتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۶۹ تا ۷۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے عالی مقام، توکل علی اللہ، محبت قرآن کریم، عشق مسیح موعود علیہ السلام، اطاعت امام، عجز و انکسار اور خلافت پر مستحکم یقین سے متعلق نہایت ہی ایمان افروز واقعات کا دلنشیں تذکرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ذکر خیر سے احمدیوں میں توکل کا جذبہ پیدا ہوگا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کو جو عشق تھا آخرین کے دور کے آخر تک ویسا عشق کسی کے لئے ممکن نہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۶/مارچ ۲۰۰۱ء)

(لندن۔ ۱۶/مارچ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۲۴ کی تلاوت کی اور اس کے ترجمہ کے بعد گزشتہ خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا جو ذکر خیر جاری تھا اسی تعلق میں آپ کی زندگی کے مختلف نہایت دلچسپ، ایمان افروز واقعات پڑھ کر سنائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو جو خراج تحسین دیا ہے اس کا عروج آپؓ کا یہ ارشاد ہے کہ میں حسرت سے دیکھتا ہوں کہ کاش مجھے بھی اتنی خدمت دین کی توفیق ملے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ جب حج پر تشریف لے گئے تو بیت اللہ پر نظر پڑتے ہی آپؓ نے دعا مانگی کہ میں جب ضرورت کے وقت تجھ سے دعا مانگوں تو اسے قبول فرما لیا کر۔ چنانچہ آپؓ فرمایا کرتے تھے کہ میرا تجربہ ہے کہ میری یہ دعا قبول ہو گئی۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ دھرمپال نے جب ترک اسلام کتاب لکھی تو اس سے بہت پہلے میں نے خواب دیکھی تھی کہ اگر کوئی مخالف تجھ سے قرآن کی کسی آیت کے متعلق کوئی سوال کرے اور تجھے اس کا جواب نہ آتا ہو تو ہم تجھے اس کا علم دیں گے۔

چنانچہ دھرمپال کی کتاب کے جواب میں اس کے حروف مقطعات پر اعتراضات کے تعلق میں جب دعا کی تو دو سجدوں کے درمیان کے وقفہ میں مقطعات سے متعلق آپؓ کو تفصیلی علم عطا فرمایا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ خلافت کے منصب پر فائز ہونے سے پہلے بھی آپؓ کا تجربہ ہے کہ جب کبھی سوال وجواب کی مجالس میں ایسا محسوس ہوتا کہ اس سوال کا جواب مجھے نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دل میں جواب القاء ہو جاتا تھا اور فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ کا ایک سماں پیدا ہو جاتا تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی قبولیت دعا کے غیر معمولی طور پر ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔ اسی طرح آپؓ کے اللہ تعالیٰ پر غیر معمولی توکّل کے حیرت انگیز واقعات بتائے اور فرمایا کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کے ذکر خیر سے احمدیوں میں توکّل کا جذبہ پیدا ہوگا۔ توکّل سے ہی حقیقی توحید کا پتہ چلتا ہے۔ توکّل نہ رہے تو کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا قرآن کریم سے عشق کا مقام بہت بلند تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ دعا کے ذریعہ خدا نے مجھے قرآن کی محبت دی ہے۔ آپ باوجود شدید علالت کے بھی قرآن کریم کا درس دیا کرتے تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپؓ کو جو عشق تھا اس کا کوئی ثانی نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ سے آپ کو جو عشق تھا آخرین کے دَور کے آخر تک ویسا کسی کے لئے ممکن نہیں۔ ایک دفعہ ایک نواب صاحب نے اپنے کسی کام کے لئے آپؓ کو بلا بھیجا تو آپؓ نے نواب صاحب کے اہلکاروں سے فرمایا کہ مَیں اپنی جان کا مالک نہیں، میرا ایک آقا ہے، اگر وہ مجھے بھیج دے تو مجھے کیا انکار ہے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ سے درخواست کی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس میں شک نہیں کہ اگر ہم مولوی صاحب کو آگ میں کودنے یا پانی میں چھلانگ لگانے کے لئے کہیں تو وہ انکار نہ کریں گے لیکن مولوی صاحب کے وجود سے یہاں ہزاروں لوگوں کو ہر وقت فیض پہنچتا ہے۔ ایک دنیاداری کے کام کے لئے ہم اتنا فیض بند نہیں کر سکتے۔ حضور علیہ السلام کے ان کلمات سے آپؓ کو اس قدر خوشی ہوئی کہ اس کا بیان مشکل ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے آپؓ کے اطاعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بھی نہایت ہی نادر اور اخلاص و ایثار پر مشتمل واقعات پڑھ کر سنائے۔ ایک دفعہ آپؓ حضور علیہ السلام کی اجازت سے بھیرہ میں ایک مریض کو دیکھنے تشریف لے گئے اور مریض کو دیکھنے اور دوا تجویز کرنے کے بعد وہاں سے سیدھے واپس قادیان آ گئے اور شہر کے اندر اپنے مکانات کو دیکھنے یا اپنے عزیزوں وغیرہ سے ملاقات کے لئے تشریف نہیں لے گئے اور جس غرض سے حضور علیہ السلام نے آپؓ کو بھیجا تھا اس کے پورا ہونے پر فوراً واپس چلے آئے۔

آپؓ میں حد درجہ کا انکسار بھی تھا۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر آپؓ نے اُن لوگوں کی فہرست مرتب فرمائی جو غیر مسلموں میں سے حضور علیہ السلام کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں تو سب سے پہلے فہرست میں اپنا نام اور کوائف درج فرمائے۔ کسی کے دریافت کرنے پر کہ یہ تو نومسلموں کی فہرست تیار کرنے کا ارشاد ہوا تھا، آپؓ نے فرمایا کہ مجھے حقیقی اور اصل اسلام کا شرف تو حضرت اقدس علیہ السلام کے ذریعہ سے ہی حاصل ہوا ہے اس لئے مَیں نے اپنا نام بھی اس فہرست میں درج کر دیا ہے۔

آپؓ کو اپنی خلافت کے برحق ہونے پر بھی مستحکم یقین تھا اور خلافت کے استحکام کے لئے آپؓ نے عظیم الشان کام کیا۔

پرتگال میں جلسہ یوم مصلح موعود

رپورٹ: محمد عبداللہ، مبلغ پرتگال

مورخہ ۲۵/فروری ۲۰۰۱ء بروز اتوار نومبایعین کی ماہانہ تبلیغی و تربیتی کلاس بصورت جلسہ یوم مصلح موعودؓ مشن ہاؤس میں منعقد کی گئی۔ جلسہ یوم مصلح موعودؓ کی مناسبت سے پاکستانی احمدیوں نے بھی اس پروگرام میں شمولیت کی۔

آغاز صبح گیارہ بجے تلاوت قرآن مجید اور نظم سے ہوا۔ بعد ازاں مکرم حاجی خالد محمود صاحب نے اردو زبان میں پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ ان کی تقریر کے بعد خاکسار نے پرتگیزی زبان میں حدیث نبویؐ "یتزوج و یولدلہ" سچے مسیح موعود کی نشانی کے طور پر نومبایعین کو سمجھائی اور اس کے مختلف پہلوؤں اور ظہور کے متعلق بتایا۔

بعد ازاں نومبایعین کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ نومبایعین نے حضرت مصلح موعودؓ سے متعلق مختلف سوالات کئے جن کے جوابات دیئے گئے۔ آخر پر دعا کے ساتھ جلسہ دوپہر ایک بجے اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے بعد تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔

انتخاب از منظوم کلام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

وہ یار کیا جو یار کو دل سے اُتار دے
وہ دل ہی کیا جو خوف سے میدان ہار دے

اِک پاک صاف دل مجھے پروردگار دے
اور اس میں عکس حُسنِ اَزل کا اُتار دے

وہ سیم و تن جو خواب میں ہی مجھ کو پیار دے
دل کیا ہے بندہ جان کی بازی بھی ہار دے

افسردگی سے دل مرا مُرجھا رہا ہے آج
اے چشمۂ فیوض نئی اِک بہار دے

دنیا کا غم اِدھر ہے، اُدھر آخرت کا خوف
یہ بوجھ میرے دل سے الٰہی اُتار دے

مَسند کی آرزو نہیں بس جوتیوں کے پاس
درگہ میں اپنی مجھ کو بھی اِک بار، بَار دے

گزری ہے عمر ساری گناہوں میں اے خدا
کیا پیشکش حضور میں یہ شرمسار دے

وحشت سے پھٹ رہا ہے مرا سر مرے خدا
اس بے قرار دل کو ذرا تو قرار دے

تو بارگاہِ حُسن ہے، میں ہوں گدائے حُسن
مانگوں گا بار بار میں، تُو بار بار دے

دن بھی اسی کے راتیں بھی اس کی جو خوش نصیب
آقا کے در پہ عمر کو اپنی گزار دے

دل چاہتا ہے جان ہو اسلام پر نثار
توفیق اس کی اے مرے پروردگار دے

میرے دل و دماغ پہ چھا جا او خوبرو
اور ماسوا کا خیال بھی دل سے اُتار دے

ممکن نہیں کہ چین ملے وَصل کے سوا
فرقت میں کوئی. دل کو تسلّی ہزار دے

کیسے اُٹھے وہ بوجھ جو لاکھوں پہ بار ہو
جب غم دیا ہے ساتھ کوئی غمگسار دے

ہے سب جہاں سے جنگ سہیڑی ترے لیے
اب یہ نہ ہو کہ تُو ہمیں دل سے اُتار دے

تنگ آگیا ہوں نفس کے ہاتھوں سے میری جاں
جلد آ اور آ کے اس مِرے دشمن کو مار دے

بچھڑے ہوؤں کو جنت فردوس میں ملا
جَسْرِ صراط سے بہ سہولت گزار دے

جماعت احمدیہ میں نظام شوریٰ

(چوہدری حمید اللہ ۔ وکیل اعلیٰ تحریک جدید)

(آخری قسط)

مجلس شوریٰ کا طریق کار

(۱) ایجنڈا کی تیاری

۱...... مجلس شوریٰ میں صرف اُسی ایجنڈا پر غور ہو سکے گا جس کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح فرمائیں۔

۲...... "مختلف جماعتیں یا افراد اپنی تجاویز پرائیویٹ سیکرٹری کو بھیج دیں۔ صدر انجمن احمدیہ ان تجاویز کو اپنی رائے کے ساتھ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھیج دے کہ کونسی تجاویز پیش کرنے کے لائق ہیں اور کونسی ردّ کرنے کے لائق ہیں"۔

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ رپورٹ مشاورت ۱۹۴۵ء صفحہ ۱۶)

۳...... تجویز مقامی جماعت میں زیر غور لانے کے بعد مرکز میں ارسال کی جائے۔

۴...... خلیفۂ وقت بھی جس تجویز کو پیش کرنے کی اجازت دیتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ تجویز سے خلیفۂ وقت نے اتفاق کر لیا ہے۔

۵...... مجلس عاملہ کا کسی تجویز پر اتفاق اسے منظور کئے جانے کی بنیاد نہیں۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ ۹/ستمبر ۱۹۹۲ء بمقام برسلز برموقعہ مجلس مشاورت)

۶...... (ایسی تجویز جس پر اخراجات متقضی ہوں) شوریٰ میں پیش کرنے سے پہلے مرکز سے بجٹ کی عمومی منظوری لی جاتی ہے۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ ۹/ستمبر ۱۹۹۲ء بمقام برسلز برموقعہ مجلس مشاورت)

۲۔ ردّ شدہ تجاویز

جن تجاویز کو صدر انجمن شوریٰ میں پیش کرنے کی سفارش نہ کرے اور خلیفۂ وقت اسے شوریٰ میں پیش کرنے کی اجازت نہ دیں ان کو ردّ شدہ تجاویز کہتے ہیں۔ ردّ کرنے کی وجوہات حسب ذیل ہیں:

۱...... ٹیکنیکلی (Technically) پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔

۲...... مقامی جماعت میں غور و فکر کے بغیر بھیجی گئی ہو۔

۳...... جماعت کے مسلک کے خلاف ہو۔

۴...... ایسی تجویز ہو جس پر پہلے ہی عمل ہو رہا ہو۔

۵...... ملکی شوریٰ میں وہ تجویز ردّ ہو گی جس کا تعلق ملک سے نہ ہو بلکہ مرکز سے ہو۔

۶...... وہ تجویز جس کا مقصد انتظامی امور میں دخل اندازی ہو۔ یا انتظامات کی تفصیلات سے تعلق رکھتی ہو۔

(شوریٰ ۱۹۵۲ء)۔ (ماخوذ از خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ ۹/ستمبر ۱۹۹۲ء بمقام برسلز برموقعہ مجلس مشاورت)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ارشاد

"جن تجاویز کو صدر انجمن احمدیہ نے ردّ کر دیا ہے مناسب یہ تھا کہ صدر انجمن ان کو ردّ کرنے کی وجوہ بھی ساتھ ہی بیان کر دیتی تاکہ دلوں پر یہ اثر نہ ہوتا کہ صدر انجمن نے بعض نہایت ہی مفید تجاویز کو بغیر غور و فکر کے یونہی ردّ کر دیا ہے۔ اور اگر ان کے جواب کے بعد بھی کسی قسم کی کمزوری رہ جاتی تو جماعت کو غور کرنے کا موقعہ مل جاتا اور صدر انجمن احمدیہ کو صحیح مشورہ حاصل ہو جاتا...... وجوہ بیان کئے بغیر نہیں کہا جا سکتا کہ کس بنا پر انہوں نے تجاویز کو ردّ کیا ہے...... تجاویز کو ردّ کر دینا ہی کافی نہیں بلکہ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان کو ردّ کرنے کی وجوہ بھی بیان کریں اور در حقیقت اگر وہ غور کریں تو ان کا اپنا فائدہ بھی اسی میں ہے۔ اگر وہ محض تجاویز سنا دیں اور ان کو رد کرنے کی وجوہ بیان نہ کریں تو لوگ کہیں گے کہ انجمن والے کیسے کم عقل ہیں جن باتوں میں اپنی عزت اور نیک نامی ہے ان کو بھی ردّ کر رہے ہیں۔ پس انجمن کے ناظر اگر دنیا کی نگاہ میں کم عقل بننا نہیں چاہتے تو وہ تجاویز کو ردّ کرنے کے ساتھ ہی دلیل بھی دیا کریں تا لوگ سمجھ سکیں کہ محض قلتِ تدبّر سے نہیں بلکہ کسی معقولیت کی بنا پر ان کو ردّ کیا گیا ہے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۵ء صفحہ ۱۶۔۱۸)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ارشاد:

"مقامی انتظام کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کو بتائیں کہ شوریٰ میں تجاویز بھیجنے کے قواعد کیا ہیں۔ جو بے قاعدہ تجویز آئے گی وہ تو بہر حال ردّ کر دی جائے گی اور یہاں پیش نہیں ہو گی۔ اور جو باقاعدہ تجاویز آتی ہیں ان میں سے کچھ ایسی ہوتی ہیں جن کا مجلس شوریٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا بلکہ بعض چھوٹے چھوٹے معاملات ہوتے ہیں جو انتظامیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ بعض میرے خیال میں ان کے اپنے علاقے کی انتظامیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ دوستوں کو بتایا نہیں جاتا کہ کس قسم کی تجاویز شوریٰ کیلئے جانی چاہئیں اس واسطے وہ آ جاتی ہیں"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۷ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۲۔۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشادات:

"آپ میں سے ہر ایک کو حق ہے کہ صدر مجلس کی معرفت میرے پاس اپیل کرے کہ ہماری جماعت میں فلاں تجویز ردّ کی گئی ہے۔ ہمارے نزدیک روایتوں کے مطابق کوئی وجہ نہیں تھی کہ ردّ کی جاتی۔ ہمیں موقعہ دیا جائے کہ آئندہ سہی یا جب بھی موقعہ ہوا اسے دوبارہ زیر غور لایا جائے"۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ ۹/ستمبر ۱۹۹۲ء بمقام برسلز برموقعہ مجلس مشاورت)

"مجلس شوریٰ میں بعض تجویزیں اس غرض سے بھی پیش کروائی جاتی ہیں کہ ایک مسئلہ عدم توجہ کی وجہ سے سنگین ہو چکا ہوتا ہے۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے جماعت نے پہلے سے کچھ ذرائع اختیار کئے ہوتے ہیں لیکن وہ خوابیدہ ہو چکے ہوتے ہیں اس لئے ان مسائل کو از سر نو زندہ کرنے کے لئے اور جماعت کی توجہ ان کی طرف مبذول کروانے کے لئے مجلس شوریٰ میں ایسے مسائل پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۸۳ء غیر مطبوعہ صفحہ ۱۰۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بعض تجاویز ایجنڈا میں رکھوانے کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"بعض تجاویز جن کو صدر انجمن احمدیہ ردّ کر دیتی ہے وہ میں شوریٰ میں رکھوا دیتا ہوں اس لئے کہ اس معاملہ کے متعلق یا ان معاملات کے متعلق میں کچھ کہنا چاہتا ہوں"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۷ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۳۔۴)

اسی طرح ۱۹۷۳ء میں فرمایا:

"ایجنڈے میں تین مسائل ایسے ہیں جو ایجنڈے میں شامل نہیں ہونے چاہئیں تھے لیکن میں نے وہ اس لئے شامل کروائے تھے کہ کچھ میں ان پر روشنی ڈالوں گا۔ کچھ دوست ان کے متعلق مشورہ دیں گے اور اس طرح یہ مسئلے باحسن طریق حل ہو جائیں گے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۲۵)

۳۔ ایجنڈا اور پروگرام کے مطابق شوریٰ کے انعقاد پر

۱...... ہر اجلاس کے شروع میں اور شوریٰ کے اختتام پر دعا ہو گی۔ (رپورٹ ۱۹۵۲ء)

۲...... خلیفۂ وقت عام ہدایات دیں گے کہ کن باتوں پر مشورہ لینا ہے اور کن باتوں کا خیال رکھنا ہے۔

۳...... ایجنڈا پیش ہونے پر تجاویز پر غور کے لئے سب کمیٹیاں مقرر ہو جائیں گی۔

۴...... صدر شوریٰ کسی کو بلا کر اپنے پاس بٹھانے کا اختیار رکھتا ہے تا وہ نام لکھے اور مشورے درج کرنے میں مدد دے۔ وہ مددگار دائیں جانب بیٹھے گا"۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ ۹/ستمبر ۱۹۹۲ء بمقام برسلز برموقع مجلس مشاورت)

۴۔ سب کمیٹیوں کی تشکیل

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ہدایات:

"سب کمیٹیوں کے لئے ایسے آدمی کا نام پیش کرنا چاہئے جو اس کا اہل ہو۔ یہ ضروری ہے کہ جس فن سے متعلق کسی کا نام پیش کریں وہ اسے سمجھتا ہو۔ اگر مالی معاملہ ہو تو اسی دوست کا نام تجویز کیا جائے جو وسعت معلومات بھی رکھتا ہو اور اپنے علاقہ کے حالات اور چندہ کی وصولی وغیرہ کا اسے تجربہ ہو۔ یا چندوں کے حصول میں جو دقتیں پیش آتی ہیں ان کو وہ جانتا ہو یا وہ ذرائع جو جماعت کی ترقی کے لئے اختیار کرنے ضروری ہیں ان سے آگاہ ہو۔ پھر یہ بھی مد نظر رہے کہ ایسے نمائندے جو پاکستان کے مختلف صوبوں سے تعلق رکھتے ہیں سب کمیٹیوں میں ضرور آنے چاہئیں گویا بنگال، کراچی، سندھ، بلوچستان، کشمیر، سرحد، بہاولپور، پنجاب آٹھ صوبوں کی نمائندگی ہونی چاہئے۔ پنجاب کی جماعتیں چونکہ زیادہ ہیں اس لئے لازماً ان کی نمائندگی بھی زیادہ ہو گی۔ مگر ایسے آدمی آنے چاہئیں جو ہمیں زیادہ سے زیادہ مدد دے سکیں"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء صفحہ ۴۔۵)

۶...... کسی دوسرے کے ذریعے اپنا نام پیش کرنا معیوب ہے۔

۷...... کوئی اپنا نام یا کسی دوسرے کا نام پیش کرے تو معیوب نہیں۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۱ء صفحہ ۶۔۷)

سب کمیٹی اور تجویز

۱...... "جب کوئی تجویز آتی ہے اور چھان پھٹک کردہ آخری شکل میں پیش ہو جاتی ہے تو براہ راست تجویز پر غور سے پہلے مجلس شوریٰ کی ایک سب کمیٹی اس تجویز پر غور کرتی ہے۔ غور کرنے کے بعد وہ جس شکل میں تجویز کو اپنائے اس شکل میں پھر شوریٰ میں پیش ہوتی ہے"۔

۲...... "جب شوریٰ میں ایک تجویز آ گئی تو وہ شوریٰ کی بن گئی۔ سب کمیٹی کو مکمل اختیار ہوتا ہے کہ اسے جس طرح چاہے پیش کرے۔ بہتر بنائے، سنوار دے، کمی دور کر دے۔ تو اصل تجویز پر غور نہیں ہوتا بلکہ سب کمیٹی کی پیش کردہ تجویز پر غور ہوتا ہے"۔

۳...... "اگر وہ تجویز (سب کمیٹی کی پیش کردہ) نامنظور ہو جائے تو پھر اصل تجویز واپس آ جاتی ہے۔ پھر حق ہے کہ آپ اصل تجویز پر غور کریں کیونکہ شوریٰ کی سب کمیٹی کی پیش کردہ تجویز نامنظور ہو گئی"۔

"اس دوران بعض ترامیم پیش ہوتی ہیں"۔

۴...... "ایک تجویز آپ نے سنی، ایک ممبر اٹھ کر اجازت چاہتا ہے کہ میرے نزدیک ابھی بھی یہ تجویز اچھی نہیں۔ مَیں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں۔ ترمیم لکھ کر دی جاتی ہے، زبانی نہیں ہو گی...... جب ترمیم پیش ہو جائے تو ترمیم پر پہلے غور ہوتا ہے پھر بعد میں تجویز پر غور ہوتا ہے"۔

۵...... "جب تجویز مجلس شوریٰ میں پیش ہو جائے۔ سب کمیٹی کے ممبران کو یہ حق نہیں ہو تا کہ سب کمیٹی کی تجویز کے خلاف کوئی بات وہاں کریں"۔

۶...... "اگر کسی کو سب کمیٹی کے اجلاس کے دوران یہ تسلی نہ ہو کہ سب کمیٹی کی رپورٹ کافی ہے۔ اس کا ضمیر اجازت نہ دے۔ اس کا حق ہے کہ وہاں درج کروائے۔ سب کمیٹی کا اجلاس ختم ہونے سے پہلے پہلے وہاں اپنا اختلافی نوٹ درج کرائے اور جس نے درج کروادیا، وہ آزاد ہو جاتا ہے۔ مجلس شوریٰ میں جو رائے چاہے پیش کرے"۔

(نمبر ۱ تا ۶ از خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ ۹/ستمبر ۱۹۹۲ء برسلز بلجیم برموقع مجلس مشاورت)

۷...... "کوشش یہ ہو کہ رائے متفقہ ہو۔ اگر نہ ہو سکے تو کثرت رائے سے لکھی جائے۔ لیکن قلیل تعداد والے سمجھیں کہ ان کی یہی رائے ہے جسے ضرور پیش کرنا چاہئے تو ان کی رائے بھی لکھی جائے"۔ (رپورٹ شوریٰ ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۸)

☆......☆......☆......☆

تجویز پر بحث کے لئے نام پیش کرنے کا طریق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

۱...... "جب کوئی تجویز پیش ہوتی ہے تو نام طلب کئے جاتے ہیں۔ وہ لوگ جو کچھ کہنے کی خواہش رکھتے ہیں ہاتھ کھڑا کر دیتے ہیں۔ ان کے نام صدر مجلس کے ساتھ بیٹھنے والے دوست نوٹ کر لیتے ہیں"۔

۲...... "ضروری نہیں کہ سب کے نام درج کئے جائیں۔ بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ ایک تجویز پر کافی تعداد میں نام آگئے ہیں۔ وقت تھوڑا ہے تو صدر کہتا ہے کہ ناموں کی تعداد کافی ہو گئی"۔

۳...... "اگر (کسی تجویز پر) رائے ختم ہو جائے اور پھر کسی ممبر کو خیال آئے کہ میرا نقطہ نگاہ ابھی نہیں آیا تو اجازت مانگ سکتا ہے۔ کہہ سکتا ہے کہ میں جو بات پیش کرنا چاہتا تھا میرا نام نہیں آیا۔ ان میں سے کسی نے بھی نہیں کہی تو اس وقت پھر صدر اس کو اجازت دے سکتا ہے اور اس کی بات بھی سن سکتا ہے"۔

(خطاب ۹/ستمبر ۱۹۹۲ء بمقام برسلز صفحہ ۲۰۔۲۱)

۴...... ممبر سب کمیٹی نے اگر اختلافی نوٹ درج نہیں کرایا تو سب کمیٹی کی تجویز کے خلاف نہیں بول سکتا۔

(خطاب ۹/ستمبر ۱۹۹۲ء بمقام برسلز صفحہ ۲۰۔۲۱)

۵...... "جب تجاویز پیش ہوں تو موقعہ دیا جائے کہ لوگ اپنے خیالات پیش کریں کہ اس میں یہ زیادتی کرنی چاہئے یا یہ کمی کرنی چاہئے یا اس کو یوں ہونا چاہئے۔ تینوں میں سے جو کچھ کہنا چاہے کھڑے ہو کر پیش کردے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۷)

۶...... "مشورہ پیش کرنے والا بااجازت صدر مجلس آزادانہ، بے تکلف اظہار کرے مگر مخاطب حاضرین مجلس نہیں، خلیفۃ المسیح ہوں گے"۔

۷...... "اظہار رائے اور فیصلہ دعا، تقویٰ اور خوف الٰہی کے پیش نظر ہو تا اس کی نصرت و راہنمائی شامل حال رہے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء صفحہ ۴۔۷)

۸...... مشورہ کی غرض ووٹ لینے نہیں بلکہ مفید تجاویز معلوم کرنا ہے۔ پھر چاہے تھوڑے لوگوں کی، اور چاہے ایک ہی کی بات مانی جائے"۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۴)

۹...... حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"خیالات کا اظہار کرنے والے جو ممبر ان ہیں وہ یا تو ترمیم کے حق میں کہہ سکتے ہیں اور اگر ترمیم میں ترمیم کرنا چاہیں تو پھر انہیں تحریری دینی چاہئے"۔

(غیر مطبوعہ رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۸۴ء)

۱۰...... "جو دوست اس ترمیم کو یا ترمیم شدہ صورت کو قبول کرنے کے حق میں ہونگے پہلے ان کی رائے لی جائے گی پھر اگر یہ گر گئی تو پھر سب کمیٹی کی رائے کے اوپر رائے ہو گی پھر وہ بھی اگر گر گئی تو پھر اصل تجویز سے متعلق رائے ہو گی"۔

(غیر مطبوعہ رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۸۴ء)

۱۱...... مجلس شوریٰ بلانے کا حق حضرت خلیفۃ المسیح کو ہے۔ مجلس شوریٰ مشورہ دیتی ہے جسے قبول کرنا یا نہ کرنا بھی حضرت خلیفۃ المسیح کا حق ہے۔ کثرت رائے سے رڈ کر دینے کی چند مثالیں حسب ذیل ہیں جن کی تفصیل الگ دے دی گئی ہے۔

الف...... غزوۂ اُحد کے متعلق آنحضرت ﷺ نے کثرت رائے کو رڈ فرمادیا۔

ب...... صلح حدیبیہ کے موقع پر مردوں کی رائے کو رڈ فرمادیا۔

ج...... حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کثرت رائے کے خلاف اسامہؓ بن زید کا لشکر بھیجا۔

د...... ۱۹۲۶ء میں خود خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے نظارت دعوت و تبلیغ کا خلیفۃ المسیح کے لئے پروگرام دورہ تجویز کرنے کے حق میں کثرت رائے کو رڈ فرمادیا۔

ھ...... ۱۹۳۶ء میں جماعتوں کو گرانٹ میں اضافہ کے متعلق کثرت رائے کو سمجھا کر ختم فرمایا۔

ز...... صوبائی امیر کے مقامی امیر کی موجودگی میں حقِ خطبہ کے خلاف کثرت رائے کو حضرت مصلح موعودؓ نے رڈ فرمادیا۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۶ء، ۱۹۳۶ء اور ۱۹۷۶ء)

۱۲...... ۱۹۷۶ء کی شوریٰ میں:

"صدر صاحب سب کمیٹی نے بتایا کہ ایک ممبر نے سب کمیٹی کی سفارش کے خلاف بولنے کا حق محفوظ رکھا ہے۔ اس پر حضور (خلیفۃ المسیح الثالثؒ) نے فرمایا کہ "اگر میں نے اجازت دے دی"۔ (رپورٹ ۱۹۷۶ء غیر مطبوعہ صفحہ ۸۱)

۱۳...... حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے دوران شوریٰ مکرم قاضی محمد اسلم صاحب کو بلا کر فرمایا:

"میں نے آپ کو Cross Examin کرنا ہے کہ کیوں آپ خاموش بیٹھے رہے۔ یہ تجویز جو پیش کی گئی ہے کیا اس میں محقق کی کوئی تعریف ہے؟ اور انسان کے ذہن میں آتا ہے کہ محقق کا کیا مطلب ہے؟ اگر نہیں آتا تو آپ کیوں خاموش رہے۔ نام کیوں نہیں لکھوایا...... آپ کو اپنا نام لکھوانا چاہئے تھا"۔

(رپورٹ ۱۹۷۵ء غیر مطبوعہ صفحہ ۸۲)

۱۴...... حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ۱۹۶۶ء کی شوریٰ میں فرمایا:

"میں دوستوں کو چند باتوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ:

اول...... ہماری شوریٰ کی کارروائی میں وقار کا خیال رکھنا اور بے صبری کے مظاہرہ سے بچنا بڑا ضروری ہے۔

دوم...... اس خیال سے کھڑے نہ ہوں کہ کسی کی بات یا رائے کی محض تردید کرنا ہے یا کسی پر اعتراض کی خاطر بولنا ہے۔

سوم...... تکرار سے اجتناب کریں۔ اس سے وقت ضائع ہوتا ہے۔ دوست مختصر مگر واضح بات کریں۔

چہارم...... بحث کا رنگ بالکل اختیار نہ کریں۔ مخاطب سوائے خلیفۂ وقت کے کوئی دوسرا نہیں ہوتا اس لئے بحث میں نہیں پڑنا چاہئے۔

پنجم...... رائے دینے کے وقت جب کھڑے ہوں اس وقت خاص طور پر دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بات کے اظہار کے لئے صحیح رنگ میں توفیق عطا کرے"۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۶۶ء صفحہ ۷۷۔۷۸ ملخصاً)

☆......☆......☆......☆

سہ روزہ مجلس مشاورت کا عمومی پروگرام

پہلا روز:

۱۔ تلاوت، دعا، افتتاحی خطاب۔
۲۔ ایجنڈا اور اس پر غور کیلئے سب کمیٹیوں کا تقرر۔
۳۔ (رات مختلف مقامات پر سب کمیٹیوں کے الگ الگ اجلاسات)

دوسرا روز:

۱۔ تلاوت، دعا۔
رپورٹ تعمیل فیصلہ جات سال گزشتہ۔
اطلاع اضافہ بجٹ دوران سال۔
رڈ شدہ تجاویز کی رپورٹ۔
۲۔ رپورٹ ہائے سب کمیٹیاں و مشورہ۔
۳۔ دوسرا اجلاس بعد از ظہر و عصر۔ دعا کے بعد پہلی کارروائی جاری۔

تیسرا روز:

۱۔ تلاوت، دعا۔
۲۔ رپورٹ ہائے سب کمیٹیاں و مشورہ۔
۳۔ اختتامی خطاب و دعا۔

☆......☆......☆......☆

مآخذ و مصادر

۱۔ قرآن کریم
۲۔ احادیث نبویہ ﷺ
۳۔ قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ پاکستان
۴۔ قواعد و ضوابط تحریک جدید۔ (Rules & Regulations of Tahrik jadid)
۵۔ سوانح فضل عمر جلد دوم از حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔
۶۔ الحکم قادیان و روزنامہ الفضل
۷۔ مطبوعہ رپورٹس مجالس مشاورت ۱۹۲۲ء تا ۱۹۷۶ء۔
۸۔ غیر مطبوعہ رپورٹس مجالس شوریٰ ۱۹۶۸ء تا ۱۹۸۴ء
۹۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب مجلس شوریٰ بلجیم ۱۹۹۲ء۔
۱۰۔ خطبات جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز:

۱۹۹۳ء: ۲، ۳۰/اپریل اور ۷/مئی۔
۱۹۹۴ء: ۱۵/اپریل، ۲۹/اپریل اور ۶/مئی
۱۹۹۵ء: ۳۱/مارچ، ۲۸/اپریل۔
۱۹۹۶ء: ۲۹/مارچ۔
۱۹۹۷ء: ۲۸/مارچ۔
۱۹۹۸ء: ۲۷/مارچ۔

اخبار الفضل کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۹/دسمبر ۱۹۵۴ء کو ربوہ سے اخبار الفضل کی اشاعت کے آغاز پر فرمایا:

"...... اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے"۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کی خریداری قبول کرکے اور اس میں اشتہار دے کر اخبار کی معاونت کیجئے۔ (مینیجر)

فرینکفرٹ میں ۵ اپریل سے
بیلا بوتیک کی طرف سے
پہلی پاکستانی ٹیلر شاپ کا افتتاح
افتتاح کے موقع پر خصوصی رعایتی قیمتوں سے فائدہ اٹھائیں
اس کے علاوہ پتلون، شرٹ، سوٹ کوٹ، برقعہ یعنی کہ ہر طرح کے ملبوسات کی مرمت (Anderung) کا مکمل بندوبست۔ نیز پردے، بیڈ شیٹ، کشن کور وغیرہ کی سلائی کے لئے ہم سے رجوع کریں۔
Tel: 069-24279400, 069-24246490
E-mail:BELAboutique@aol.com Kaiser Str. 62-64, Laden 31-33
Frankfurt Bahnhof سے صرف تین منٹ کے پیدل فاصلے پر

خلافت کے نظام کا ایک اہم ستون مشاورت ہے

دنیا بھر میں منعقد ہونے والی مجالس شوریٰ کے لئے قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے اہم نصائح

بیت الفتوح کی مسجد کی تحریک کے حوالہ سے جماعت کو وسیع جگہ خریدنے کی تاکید جہاں مسجد کے ارد گرد کثرت سے احمدی گھر بنائے جا سکیں

اس مسجد کی تعمیر کے لئے تحریک پر صرف ایک ہفتہ کے اندر جماعت کی طرف سے ۳ء۳ ملین پاؤنڈز کے وعدوں کی پیشکش۔

بہت سے وعدوں کی ادائیگیاں بھی ہو چکی ہیں اور مزید وعدے آ رہے ہیں۔ جماعت کے اخلاص اور قربانی کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۳؍ فروری ۲۰۰۱ء، ۲۳؍ تبلیغ ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ . وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ. فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ . فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ . اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴾۔ (سورة اٰل عمران آیت ۱۶۰)

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے: پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تُو ان کے لئے نرم ہو گیا۔ اور اگر تُو تُند خُو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دُور بھاگ جاتے۔ پس ان سے دَرگزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تُو (کوئی) فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکّل کر۔ یقیناً اللہ توکّل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

اب یہ مجالسِ شوریٰ کے دن آ رہے ہیں۔ پاکستان میں بھی، دنیا بھر میں ہر جگہ سے ان کی متوقع مجالس شوریٰ کی اطلاع مل رہی ہے۔ اس لئے آج کا خطبہ مجلس شوریٰ کے متعلق ہی دوں گا اور سب دنیا میں جہاں جہاں مجلس شوریٰ ہو رہی ہے وہاں ان کو یہی واحد پیغام ہے۔

اس آیت کے تعلق میں سنن ابن ماجہ کتاب الادب میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے مشورہ طلب کرے تو اُسے چاہئے کہ اُسے مشورہ دے۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب الادب۔ باب اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ)

مگر وہ مشورہ کس قسم کا ہونا چاہئے اس تعلق میں سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہوتا ہے یا اُسے امین ہونا چاہئے۔ (سنن ابن ماجہ۔ کتاب الادب۔ باب اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ)۔ تو مشورہ ایسا دیں جیسے بالکل امانت کا بوجھ اٹھایا گیا ہو، بالکل سچا مشورہ جو دل کی گہرائی سے نکلے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت ہے: انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے میری طرف ایسی جھوٹی بات منسوب کی جو مَیں نے نہیں کہی، تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔ اور جس سے اس کے مسلمان بھائی نے کوئی مشورہ طلب کیا اور اس نے بغیر رُشد کے مشورہ دیا یعنی بغیر غور و خوض اور عقل استعمال کئے تو اِس نے اُس سے خیانت کی ہے۔

(الأدب المفرد۔ از حضرت امام بخاریؒ صفحہ ۷۵)

خیانت جان بوجھ خیانت کی نیت سے ضروری نہیں بلکہ اگر مشورہ میں سوچ بچار سے کام نہ لیا جائے اور بغیر غور کے جو منہ میں آئے کہہ دیا جائے تو یہ بھی ایک خیانت ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے حکمران تم میں سے اچھے لوگ ہوں گے اور تمہارے دولتمند لوگ سخی ہوں گے اور تمہارے معاملات تمہارے باہمی مشورہ سے طے ہوں گے تو زمین کی سطح اس کے باطن سے تمہارے لئے بہتر ہے۔ یعنی تم جتنی لمبی زندگی سطح زمین پر بسر کرو گے تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور جب تمہارے حکمران تم میں سے بدترین لوگ ہوں گے اور تمہارے دولتمند لوگ کنجوس ہوں گے اور تمہارے معاملات تمہاری عورتوں کے ہاتھ میں ہوں گے تو زمین کا باطن اس کی سطح سے تمہارے لئے بہتر ہے۔

(سنن الترمذی۔ ابواب الفتن)

یہ عورتوں والا معاملہ جو ہے قابل غور ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ عورتیں حکمران ہو سکتی ہیں کہ نہیں۔ ایک یہ بحث اٹھتی ہے۔ لیکن یہاں مراد یہ ہے کہ وہ لوگ زَن مُرید ہوں گے یعنی اپنی بیوی کی باتوں پر بے سوچے سمجھے عمل کرنے والے ہونگے۔ تو یہاں حکومت کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ ایک انسان اگر اپنی عقل استعمال نہ کرے اور زَن مرید ہو جائے تو اس کے متعلق یہ حکم ہے۔

ایک اور روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے زیادہ اپنے اصحاب سے کسی کو مشورہ کرنے والا نہیں پایا۔

(سنن الترمذی ابواب فضائل الجہاد با ب ما جاء فی المشورة)

حضرت ابنِ غَنْم اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ جب تم دونوں کسی مشورہ میں ہم رائے ہوتے ہو تو مَیں تم دونوں کی مخالفت نہیں کرتا۔

(مسند احمد بن حنبل۔ جلد ۴۔ صفحہ ۲۲۷۔ مطبوعہ بیروت)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مَیں نے بغیر مشورہ کے (صحابہؓ میں سے) کسی کو امیر (یا جانشین) بنانا ہوتا تو مَیں ابنِ اُمِّ عَبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) کو امیر مقرر کرتا۔

(سنن ترمذی، ابواب المناقب، مناقب عبدالله بن مسعود)

اب یہ مختلف مواقع کی مختلف روایات ہیں ان میں تضاد نہیں۔ حضرت ابو بکرؓ اور

حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق یہ واضح رسول اللہ ﷺ کی بات موجود ہے کہ دونوں مشورہ میں اکٹھے ہو جائیں تو اس کی مخالفت نہیں کروں گا لیکن امارت کا حق ادا کرنے کے لئے اگر میں باہر جاؤں اور کسی کو امیر بنانا ہو تو وہاں حضرت عبداللہ بن مسعود کو امیر بنانے کا ذکر فرمایا ہے۔ کوئی ایسی خاص خوبی آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی دیکھی ہو گی جس کی وجہ سے یہ مشورہ دیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ: "لَا خِلَافَةَ اِلَّا عَنْ مَشْوَرَةٍ"۔ کہ خلافت کا انعقاد مشورہ اور رائے لینے کے بغیر درست نہیں۔ نیز خلافت کے نظام کا ایک اہم ستون مشاورت ہے۔

(کنزالعمال کتاب الخلافۃ مع الامارۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۹)

اور یہ امر واقعہ ہے کہ مشاورت سے بہتر خلیفۂ وقت کی راہنمائی کرنے والی اور کوئی چیز نہیں ہوتی۔ تمام دنیا میں مشورے ہو رہے ہیں۔ ان مشوروں کے خلاصے یہاں پہنچتے ہیں۔ تفصیلی مشورے بھی اور بسا اوقات خلاصے بھی اور ساری دنیا کے احمدیوں کے دماغ کا نچوڑ ہے جو خلیفۂ وقت کو ملتا ہے۔ پس اس پہلو سے خلیفۂ وقت کی مثال شہد کی مکھیوں کی ملکہ والی ہے جو ساری اپنی محنتوں کا نچوڑ اس کے سامنے پیش کر دیتی ہیں۔ اور اسی کے گرد سب اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ **پس اللہ تعالیٰ جماعت میں ہمیشہ خلفاء کو بھی مشاورت پر قائم رکھے اور ساری جماعت کو اپنے بہترین مشورے دینے کی توفیق عطا فرمائے۔**

حضرت علیؓ بن ابو طالب سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ کے بعد اگر ہمیں کوئی ایسا امر درپیش ہو جس کے بارہ میں وحی قرآن نازل نہیں ہوئی، ہوئی یا ہمیں معلوم نہیں۔ اور نہ ہی ہم نے آپؐ سے کچھ سنا ہو تو ایسی صورت میں ہم کیا کریں؟۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا: ایسے معاملہ کو حل کرنے کے لئے مومنوں میں سے علماء کو یا عبادت گزار لوگوں کو جمع کرنا۔ یہ "یا" کی جو ہے نا تشریح یہ راوی کو پوری طرح یاد نہیں تھی۔ 'علماء' فرمایا تھا یا 'عبادت گزار' "لوگوں کو۔ اور حقیقت میں سچے علماء وہی ہیں جو عبادت میں اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرتے ہیں۔ اور اس معاملہ کے بارہ میں ان سے مشورہ کرنا، اور ایسے معاملہ کے بارہ میں فرد واحد کی رائے پر فیصلہ نہ کرنا۔ کہ اگر ان میں سے کوئی ایک رائے ایسی دے جو باقی آراء کے خلاف ہو تو اس رائے کو چھوڑ دینا اور جس پر زیادہ آراء اکٹھی ہو جائیں ان کو قبول کرنا۔

(کنزالعمال۔ حدیث نمبر ۴۱۸۸، جلد ۲، صفحہ ۳۴۰)

رسول اللہ ﷺ کے بعد ائمہ امت جائز امور کے بارہ میں اہل علم لوگوں میں سے امین لوگوں سے مشورہ لیا کرتے تھے تاکہ معاملہ کی آسان صورت کو اختیار کریں۔ اور جب کتاب و سنت سے کوئی معاملہ واضح ہو تا تو پھر رسول اللہ ﷺ کی متابعت میں اس کے خلاف نہ جاتے۔

حضرت ابو بکرؓ کی رائے یہ تھی کہ مانعین زکوۃ سے قتال کیا جائے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ ان سے کیسے قتال کر سکتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا اقرار کر لیں۔ جب وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ دیں تو ان کے خون اور ان کے اموال میری طرف سے محفوظ ہو گئے۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! میں اُن لوگوں سے قتال کروں گا جو رسول اللہ ﷺ کی تیار کردہ جماعت میں تفرقہ ڈالیں۔ پس اصل جو جنگ کی وجہ تھی وہ ارتداد نہیں تھا بلکہ رسول اللہ ﷺ کی تیار کردہ جماعت، صحابہ کی جماعت میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش تھی جس کی وجہ سے آپ نے ان سے لڑائی کی۔ بعد میں حضرت عمرؓ نے بھی حضرت ابو بکرؓ کی متابعت کی۔ لیکن حضرت ابو بکرؓ نے کسی مشورہ کی طرف توجہ نہ دی کیونکہ آپؓ کے پاس رسول اللہ ﷺ کا ان لوگوں کے بارہ میں حکم موجود تھا کہ جو نماز اور زکوۃ میں فرق کریں، انہوں نے گویا دین کے احکام کو تبدیل کر دیا۔

(صحیح البخاری، کتاب الاعتصام بالسنۃ۔
باب قول اللہ تعالیٰ وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ)

اس زمانہ میں خلافت اور حکومت باہم دگر ایک ہو چکے تھے اور زکوۃ حکومت کا ٹیکس تھا۔ پس جن لوگوں نے ٹیکس دینے سے انکار کیا ایسے لوگوں سے تو آج کل دنیا کی ہر حکومت جبری ٹیکس وصول کرتی ہے اور ان کے خلاف قتال کرتی ہے تو اس پر کسی قسم کے اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "افسوس ہے کہ بعض لوگ پہلے مشورہ نہیں لیتے۔ مشورہ ایک بڑی بابرکت چیز ہے۔ اس پر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ خود اپنے رسول کو حکم دیتا ہے کہ وہ مشورہ کیا کرے تو پھر دوسروں کے لئے یہ حکم کس قدر زیادہ تاکیدی ہو سکتا ہے"۔ جو اللہ کا رسول نہیں ہے خود جس کو اللہ تعالیٰ براہ راست بھی ہدایت دیتا ہے، ایسا شخص کیسے مشورہ سے احتراز کر سکتا ہے۔ "آجکل لوگوں کا حال یہ ہے کہ یا تو مشورہ پوچھتے نہیں یا پوچھتے ہیں تو پھر مانتے نہیں"۔ یہ بات میرے تجربہ میں بھی آئی ہے۔ یہ نامناسب حرکت ہے یا تو مشورہ لیا ہی نہ کریں لیکن جب مشورہ لیا کریں تو اس کو قبول کرنا آپ کے لئے ضروری ہے۔

حضرتؑ صاحب نے فرمایا "تو پھر ایسی بات کی لوگ سزا بھی پاتے ہیں۔ ایسوں کے حالات سے زیادہ تر وہ لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو عبرت حاصل کریں۔"

(بدر۔ جلد ۷، نمبر ۱۶۔ صفحہ ۱۴۔ بتاریخ ۲۳/اپریل ۱۹۰۸ء)

اور یہ بھی درست ہے کہ جو مشورہ نہ مانیں ان کو اللہ کی تقدیر ضرور پکڑ لیتی ہے اور وہ کسی نہ کسی رنگ میں اس حکم عدولی کی، جو عملاً حکم عدولی ہو جاتی ہے، بظاہر مشورہ ہے، اس کے مرتکب ہوتے ہیں ان کو خدا کی تقدیر ضرور کسی سزا میں پکڑ لیتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احباب جماعت سے مشورہ طلب کرنے کے بارہ میں ایک اور روایت حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بعض امور جب پیش آئے تو آپ سال میں دو تین چار بار بھی اپنے خدام کو بلا لیتے۔ پس مجلس شوریٰ جو سال میں ایک دفعہ منعقد ہوتی ہے

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV
You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98.
To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.
At the moment, we are running the following offers:
NOKIA 9600 £255+ | Digital LNBs from £19+
HUMAX CI £220+ | Dishes from 35cm to 1.2m
These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
* All prices are exclusive of VAT

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس وقت جو بھی امام ہو وہ صرف ایک ہی دفعہ مشورہ کر کے کافی سمجھے اس بات کو۔ جب بھی کسی اہم امر میں فیصلہ کرنا مقصود ہو تو فیصلے سے پہلے چھوٹی مجلس عاملہ بھی بلائی جاسکتی ہے۔ مشورہ کے لئے احباب جماعت میں سے جو اچھی رائے رکھنے والے صائب الرائے کہلاتے ہیں ان کو بلایا جاسکتا ہے اور خاص طور پر بلانے والوں میں عبادت کرنے والے اور امین لوگوں کو بلانا مناسب ہے۔

پس حضرت مفتی صاحب کی روایت کے مطابق سال میں دو تین چار بار بھی اپنے خدام کو بلالیتے کہ مشورہ کرنا ہے۔ کسی جلسے کی تجویز ہوتی تو یاد فرمالیتے"۔ اور یہاں تک کہ "کوئی اشتہار شائع کرنا ہوتا تو (تب بھی) مشورہ طلب کرلیا کرتے تھے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۴۴)

جلسہ سالانہ ۱۸۹۲ء کے دوسرے دن ۲۸ر دسمبر ۱۸۹۲ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یورپ اور امریکہ میں دعوت الی اللہ کے لئے حاضرین سے مشورہ طلب فرمایا۔ پس یورپ اور امریکہ میں جو تبلیغ اسلام ہو رہی ہے اور اس کے بڑے عظیم الشان پھل نکل رہے ہیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے بعد کی بات نہیں ہے آپ نے اپنے زمانہ میں ہی اپنی نسل ساری دنیا پر پھیلائی تھی اور خاص طور پر یورپ اور امریکہ وغیرہ میں تبلیغ کے لئے اپنے احباب سے مشورہ طلب فرمایا تھا اور یہ آپ ہی کے اس مشورہ کا فیض ہے کہ آج دنیا میں ہر جگہ خصوصاً یورپ اور امریکہ میں جماعت بڑی تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔

"معزز حاضرین نے اپنی اپنی رائے پیش کی اور بعد مشورہ حضور علیہ السلام کی منظوری سے قرار پایا کہ ایک رسالہ جو اہم ضروریات اسلام کا جامع اور عقائد اسلام کا خوبصورت چہرہ معقولی طور پر دکھاتا ہو، تالیف ہو کر اور پھر چھاپ کر یورپ اور امریکہ میں اس کی بہت سی کاپیاں بھیج دی جائیں"۔

پس یہ ریویو آف ریلیجنز جو آج کل دنیا میں کافی تعداد میں شائع کیا جارہا ہے اور دس ہزار جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش تھی اللہ کے فضل سے اب دس ہزار کی تعداد میں ریویو آف ریلیجنز دنیا بھر میں شائع ہو رہا ہے۔ مختلف جماعتوں کی طرف سے بھی اور مرکز کی طرف سے بھی۔ تو یہ وہی تجویز ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بعد مشورہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منظور فرمائی تھی۔

"پھر اس تجویز کے بعد ایک فہرست اُن اصحاب کے چندہ کی مرتب کی گئی جو مطبع کے لئے چندہ بھیجتے رہیں گے۔ یہ بھی قرار پایا کہ ایک اخبار اشاعت اور ہمدردی اسلام کے لئے جاری کیا جائے"۔ یہ بھی یعنی صرف ماہانہ نہیں بلکہ اخبار بھی شائع کیا جائے جیسے آجکل ہمارا یہاں الفضل شائع ہو رہا ہے اور اس کے ترجمے بھی مختلف زبانوں میں ہو رہے ہیں۔ "یہ بھی تجویز ہوا کہ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہوی اس سلسلہ کے واعظ مقرر ہوں اور وہ پنجاب اور ہندوستان کا دورہ کریں۔ بعد اس کے دعائے خیر کی گئی اور پھر یہ بھی طے پایا کہ آئندہ بھی ہمیشہ اس سالانہ جلسہ کے یہی مقاصد رہیں گے کہ اشاعت اسلام اور ہمدردی نو مسلمین امریکہ اور یورپ کے لئے احسن تجاویز سوچی جائیں اور دنیا میں نیک چلنی اور نیک نیتی اور تقویٰ اور طہارت اور اخلاقی حالات کے ترقی دینے اور اخلاق اور عادات دنیہ اور رسوم قبیحہ کو قوم میں سے دُور کرنے کی تدبیریں کی جائیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام۔ صفحہ ۶۱۵ و ۶۱۶)

یہ تو مجالس شوریٰ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جو آپ نے فیصلے منظور فرمائے ان کو میں نے کسی قدر اختصار کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ دنیا بھر میں ساری مجالس شوریٰ ان باتوں کی پابند رہیں گی۔

اب میں یورپ میں تبلیغ اسلام کی غرض سے جو مسجد کی تحریک کی گئی تھی اس کی طرف آتا ہوں۔ پس یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلہ کے اوپر عمل در آمد ہی ہے کوئی الگ تجویز نہیں ہے۔ اس ضمن میں یاد رکھیں کہ جو میں نے تحریک کی تھی وہ بیت الفتوح کے تعلق میں تحریک کی تھی اور پچھلے خطبہ میں اس بات پر ناراضگی کا بھی اظہار کیا تھا کہ جو میں نے ابتدا میں تحریک کے وقت اس تحریک پر عمل کرنے والوں کو خصوصیت سے تحریک کی تھی اس کے بالکل برعکس عمل ہوا اور بجائے اس کے کہ مسجد مورڈن پہ پہلے مسجد کی طرف توجہ دی جاتی بعد ازاں زوائد کی طرف توجہ دی جاتی، بالکل اس کے برعکس عمل کیا گیا۔

اس تعلق میں یہ کہنا مناسب ہے کہ بعض برائیوں میں بعض خوبیاں بھی چھپی ہوئی ہوتی ہیں اور بہتر یہی تھا کہ اس مورڈن کے علاقہ کو ترک کر دیا جائے۔ کیونکہ جب میں نے تفصیل سے اس کے اوپر چھان بین کی تو پتہ چلا کہ جو کمیٹی پہلی دفعہ بنائی گئی تھی اس میں سے بھی ایک ممبر نے بشدت اس کے خلاف احتجاج کیا تھا کہ مورڈن کے علاقہ میں مسجد بنانی مناسب نہیں ہے اور جو شرطیں ہیں کونسل کی طرف سے وہ انتہائی بیہودہ ہیں کہ سال میں چار سے زیادہ فنکشنز ہو نہیں سکتے اور اس کے علاوہ ایک اور مشکل ان کی پارکنگ کے لئے بہت سختی ہے کہ اتنے سے زیادہ کاریں بھی پارک نہیں کی جاسکتیں۔ ایک اور چیز جواب سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ سارے انگلستان کی Racist Organisation جو نیشنل فرنٹ (National Front) کہلاتے ہیں ان کا مرکز بھی وہیں اسی مسجد کے پاس ہے۔ اور پہلے بھی ہمیں کافی ان کی طرف سے مشکلات پیش آتی رہی ہیں۔ تو اس علاقہ کو تو اب مجبوراً چھوڑنا ہی پڑے گا۔

لیکن سوال یہ ہے کہ مسجد کہاں بنائی جائے۔ اس کے لئے میں نے اس کمیٹی کو جو مسجد کے لئے ایک کمیٹی تجویز کی گئی ہے ان کو مشورہ دیا ہے کہ وہ باہر کہیں ایسا علاقہ ڈھونڈیں جہاں بڑی زمین مہیا ہو اور اتنی بڑی زمین مہیا ہو کہ اس میں کثرت سے احمدی گھر بنائے جاسکیں کیونکہ اب ویران علاقہ میں مسجد بنا دینا جہاں لوگ بھی نہ جاسکیں، ہر وقت نمازی نہ مہیا ہو سکیں یہ ایک فضول کوشش ہے، ایک محض دکھاوا ہے۔ پس لازماً ہمیں اب ایک ایسے بڑے رقبہ کی تلاش کرنی پڑے گی کہ جس میں کثرت سے ارد گرد احمدیوں کو مکان کے پلاٹس الاٹ کئے جائیں اور پھر ان کی مدد بھی کی جائے کہ بغیر سود کے روپے سے وہ اپنے مکان بنا سکیں ورنہ فوری طور پر تو جماعت میں یہ طاقت نہیں کہ اکثر جو امیر کہلانے والے ہیں وہ بھی فوراً اپنا مکان بنا سکیں۔ تو ان باتوں پر بہت غور خوض کی ضرورت ہے اور میں بہت امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ خدا تعالیٰ جماعت کی راہنمائی فرمائے گا اور ان سارے مسائل کو حل کرنے میں ہماری مدد فرمائے گا۔

یہ سارا علاقہ جو مورڈن کہلاتا ہے یہ ایک کمپنی نے خواہش ظاہر کی تھی کہ ہم خرید لیتے ہیں یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب کہ ابھی اس میں ڈیولپمنٹ نہیں ہوئی تھی۔ تو اب تو اللہ کے فضل کے ساتھ اس پہ بہت خرچ ہو چکا ہے اور بہت زیادہ عمارتوں کی اصلاح کی جاچکی ہے تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر اس کمپنی سے یا کسی اور کمپنی سے اس علاقہ کے بیچنے کی تجویز پیش کی جائے تو بعید نہیں کہ جتنا ہم نے خرچ کیا ہے اس سے زیادہ ہمیں مل جائے اور وہ دوسری جگہ

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظورشدہ ایجنٹ

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں

پارکنگ، پٹرول اور وقت بچایئے۔ Kmas Travel سے دنیا بھر میں جانے کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں۔ پریشانی سے بچنے کے لئے قبل از وقت بکنگ کروائیں۔

Belgium اور Swiss کے احباب بھی رابطہ کرسکتے ہیں

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

KMAS Travel Darmstadt . Germany

Tel: 06150-866391 —— Fax: 06150-866394

Mobile: 0170-5534658

زمین خریدنے کے لئے استعمال ہو سکتا ہے اور تحریک کے نتیجہ میں جو کچھ آمد ہو گی وہ سارا اس کی تعمیرات پہ خرچ کیا جائے گا۔

اب میں آپ کو اس تحریک کے بعد جماعت کے ردّ عمل کے متعلق بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیسی پیاری جماعت ہے جو مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے لئے قائم فرمائی ہے کہ حیرت انگیز طور پر انہوں نے اس تحریک پر لبیک کہا ہے۔ پوری دنیا کی جماعتوں نے جو فوری رد عمل دکھایا ہے اور ابھی بہت سے ایسے وعدہ جات ہیں جو ابھی پہنچے بھی نہیں اور لگتا یہ ہے کہ بہت کثرت سے وعدے آئیں گے اور اصل تحریک سے بہت زیادہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس وقت تک ۳ء۳ ملین پاؤنڈ کے وعدے آچکے ہیں اور ان میں سے بہت سو کی ادائیگی بھی ہو چکی ہے۔ پاکستان، کینیڈا، امریکہ، یوکے، جرمنی، آسٹریلیا، جاپان اور مڈل ایسٹ کی جماعتوں نے غیر معمولی اخلاص کا نمونہ دکھایا ہے۔

عورتوں نے حسب سابق اپنی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے اپنے زیورات پیش کئے ہیں۔ جبکہ ان میں سے اکثر پہلے ہی کسی نہ کسی تحریک میں اپنا سارا زیور پیش کر چکی تھیں اور اب انہیں یہ توفیق ایک بار پھر مل رہی ہے۔ اب اس سے اندازہ کریں کہ جنہوں نے سارا زیور پیش کر دیا تھا اللہ نے ان کے ہاتھوں کو اور ان کے گلوں کو خالی نہیں رہنے دیا اور اس تحریک کے وقت تک پھر ان کے ہاتھوں، پاؤں اور گلے کو کنگنوں اور زیور سے بھر دیا اور اسی تحریک پر اللہ تعالیٰ پھر بھی یہی کرے گا۔ کسی خاتون کو بغیر زیور کے نہیں رہنے دے گا۔ جرمنی میں سے تو بعض خواتین نے زیورات دے کر اپنے خاوندوں کو لندن بھجوایا تاکہ وہ خود لندن میں مجھ سے ملاقات کر کے اپنی بیویوں کے مخلصانہ جذبات کے ساتھ زیورات پیش کریں۔ اللہ ان سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔

چھوٹے چھوٹے بچے بھی غیر معمولی قربانیاں کر رہے ہیں۔ انہوں نے پیسہ پیسہ بچا کر اپنے جیب خرچ میں کچھ رقمیں نکال کر جو ڈبے میں پونجی جمع کی تھی وہ اسی طرح انہی ڈبوں میں بند کی بند بھجوادی ہیں کہ اس کو ہماری طرف سے مسجد کے لئے استعمال کریں۔

قربانی کا یہ عالم ہے کہ ایک دوست ایسے بھی ہیں جن کا یہاں نام لینا مناسب نہیں ایک لمبے عرصے سے اپنا مکان بنانے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ اب اس تحریک پر انہوں نے جتنی رقم جمع کی تھی وہ بڑی بھاری رقم ہے جس پہ ایک مکان بنایا جا سکتا تھا وہ اب انگلستان کی مسجد کی تحریک سن کر انہوں نے اس کا ایک بہت بڑا حصہ پیش کر دیا۔

اسی طرح بعض دوستوں نے اپنے پلاٹس پیش کئے ہیں اور بعض نے مسجد کی تعمیر تک اپنی آمد کا ایک معین حصہ پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

پس اس تحریک کے متعلق چند باتیں آپ کے سامنے رکھ کر اب میں اس خطاب کو ختم کرتا ہوں اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسی طرح دنیا بھر کی جماعتوں کو توفیق بھی عطا فرمائے گا اور ہمیں ایسا علاقہ ڈھونڈنے کی توفیق بھی عطا فرمائے گا جس میں پابندیاں نہ ہوں اور بڑے آرام سے ہم وہاں خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر بہت اعلیٰ اور وسیع ترین انگلستان کی مسجد بنا سکیں۔

ایک صدی پہلے

مختصر تاریخ جماعت احمدیہ، مارچ ۱۹۰۱ء

احمد طاہر مرزا۔ ربوہ

مدرسہ تعلیم الاسلام کی لائبریری کی تحریک

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے غیر معمولی خدمات ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آپ نے ۳ مارچ ۱۹۰۱ء کو ایک مضمون بعنوان "سلسلہ عالیہ کی ضروریات اور مہمات" رقم فرمایا۔ جس میں مدرسہ تعلیم الاسلام اور لائبریری کے لئے احباب جماعت کو تحریک کی گئی۔ اس لائبریری کے لئے حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا عطا فرمایا۔

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۱ء صفحہ ۶)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے خطوط:

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی تربیتی اصلاحی اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات میں سات چٹھیاں (مضامین) الحکم سال ۱۹۰۰ء و ۱۹۰۱ء میں شائع ہوئیں۔ جن کا عنوان تھا "حضرت مسیح موعودؑ اعجاز المسیح اور گولڑوی" آپ کی ساتویں چٹھی ماہ تکملہ ۳ مارچ ۱۹۰۱ء کو شائع ہوئی۔ ۱۰ صفحات پر مشتمل اس مضمون میں حضرت مولانا نے پیر مہر علی گولڑوی اور اسکی تفسیر نویسی کی حقیقت نیز اس سلسلہ میں بعض حقائق پیش فرمائیں ہیں یہ مضمون بعد میں اسی عنوان سے کتابی شکل میں بھی شائع ہوا۔ (الحکم ۳ مارچ ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۔۹)

روئیداد جلسہ عیدالاضحیٰ منعقدہ ۳۰ مارچ

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے زمانہ کی عیدالاضحیٰ کا نقشہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے کچھ یوں کھینچا ہے

"آج کا مبارک دن دارالامان میں عجیب دن ہے۔ بٹالہ، امرتسر، لاہور جہلم، راولپنڈی، پشاور، کپورتھلہ، لودہانہ، پٹیالہ، سنور، مالیر کوٹلہ اور بہت سے دیگر قصبات و دیہات کے لوگ آئے ہوئے ہیں۔ مہمانوں کی آمد ۲۹ مارچ ۱۹۰۱ء سے شروع تھی۔ کوئی نو بجے کے قریب جامع مسجد (مسجد الاقصیٰ قادیان) اندر اور باہر سے بھر گئی۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے حسب معمول نماز پڑھائی" (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۱ء صفحہ ۳)

نماز کے بعد حضرت مولوی نور الدین صاحب نے خطبہ عید ارشاد فرمایا جو الحکم ۳۱ مارچ۔ ۱۰، ۱۷ اپریل اور ۱۷، اپریل ۱۹۰۱ء کو قسطوار شائع ہوا۔

طاعون کی تباہ کاریاں

طاعون نشان تھا صداقت امام مہدی کا اس کی پیشگوئی قرآن کریم احادیث نبویہ، کلام صوفیاء نیز مجددین کی کتب میں موجود ہے اور حضرت مسیح موعودؑ نے بھی بار بار اس کی خبر دی۔

چنانچہ ۱۸۹۸ء تا ۱۹۰۵ء کے سالوں میں ہندوستان میں لاکھوں کروڑوں افراد لقمہ اجل بن گئے۔ مارچ ۱۹۰۱ء کے پہلے ہفتہ کے بعد چند اعداد و شمار پیش ہیں۔ ہندوستان میں مارچ کے پہلے ہفتہ میں ۷۸۷۹ اموات ہوئیں جن میں ۴۵۴۵ بنگال میں، ۵۵۷ کلکتہ، ۱۲۷۵ بمبئی، ۷۴۳ احاطہ بمبئی، ۴۱۷ شمال مغرب اور ۱۶۹ ریاست میسور میں ہوئیں۔ علاوہ ازیں جالندھر، سیالکوٹ اور گورداسپور کے اضلاع میں بھی افراد طاعون کا شکار ہوئے۔

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۵)

مارچ ۱۹۰۱ء کے بعض اشتہارات کا ذکر

الصُلح خیر:

۵ مارچ ۱۹۰۱ء کو سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے 'الصلح خیر' کے عنوان سے اشتہار شائع کیا جو ۱۰ مارچ ۱۹۰۱ء کے الحکم میں بھی شائع ہوا۔ اس اشتہار میں بھی حضرت اقدس نے علماء قوم کو مصالحت کی دعوت دی۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"اے علماء قوم یوں میرے مکذب اور مکفر ہیں یا میری نسبت متذبذب ہیں۔ آج پھر میرے دل میں خیال آیا کہ میں ایک مرتبہ پھر آپ صاحبوں کی خدمت میں مصالحت کیلئے درخواست کروں۔..... اس جگہ مصالحت سے صرف یہ مراد ہے کہ فریقین ایک پختہ عہد کریں کہ وہ اور تمام وہ لوگ جو ان کے زیر اثر ہیں۔ ہر ایک قسم کی سخت زبانی سے باز رہیں۔ اور کسی تحریر یا تقریر یا اشارہ کنایہ سے فریق مخالف کی عزت پر حملہ نہ کریں" (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۱ء)

طاعون:

دوسرا اشتہار حضرت اقدس نے ۱۷ مارچ ۱۹۰۱ء کو "طاعون" کے عنوان سے شائع فرمایا۔ جس میں قوم کو استغفار توبہ اور رجوع الی اللہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۳، اشتہار نمبر ۲۳۷ ص ۴۰۱۔۴۰۳)

مارچ ۱۹۰۱ کے بعض فرمودات

یکم مارچ:

"نماز دعا اور اخلاص کے ساتھ تعلق رکھتی ہے"

۷ مارچ:

"رسول اللہ ﷺ کا سارہ کلام وحی ہوتا تھا۔ مگر قرآن شریف ایک خاص وحی ہوتا (تھا)۔ وہ ایک نور ہوتا (تھا)" (الحکم ۳۱ مارچ صفحہ ۹)

۳۱ مارچ:

"اس وقت ہمارے دو بڑے ضروری کام ہیں۔ ایک یہ کہ عرب میں اشاعت ہو دوسرے یورپ پر اتمام حجت کریں۔ عرب پر اس لئے کہ وہ اندرونی طور پر حق رکھتے ہیں...... ایسا ہی یورپ والے حق رکھتے ہیں کہ ان کی غلطیاں ظاہر کی جاویں۔"

"یاد رکھو۔ خدا کی توفیق کے بغیر دین کی خدمت نہیں ہو سکتی۔ جو شخص دین کی خدمت کے واسطے شرح صدر سے اٹھتا ہے۔ خدا اس کو ضائع نہیں کرتا۔" (الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۱ء صفحہ ۸)

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

بدقسمت زمین

محمد محمود طاہر۔ ربوہ

آج سے تقریباً ایک صدی قبل ۱۹۰۳ء میں سرزمین کابل (افغانستان) میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحبؓ کو قبولِ احمدیت کی پاداش میں بے دردی کے ساتھ شہید کردیا گیا۔ اسی طرح آپؓ ہی کے ایک شاگرد رشید حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحبؓ کو بھی شہید کیا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہونے والا الہام شاتانِ تذبحان، کلّ من علیھا فان کے مطابق یہ واقعاتِ شہادت رونما ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۳ء میں ان واقعاتِ شہادت کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنی کتاب "تذکرۃ الشہادتین" تصنیف فرمائی۔ اس کتاب میں آپؑ نے اس ظلم عظیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"یہ خون بڑی بے رحمی سے کیا گیا ہے اور آسمان کے نیچے ایسے خون کی اس زمانہ میں نظیر نہیں ملے گی۔ ہائے اس نادان امیر نے کیا کیا۔ ایسے معصوم شخص کو کمال بے دردی سے قتل کرکے اپنے تئیں تباہ کرلیا۔ اے کابل کی زمین! تُو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ **اے بدقسمت زمین**! تُو خدا کی نظر سے گر گئی کہ تُو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے۔"

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰، صفحہ ۷۴)

مامور من اللہ کی قلم سے لکھے گئے الفاظ حرف بہ حرف اپنی فعلی شہادت دے رہے ہیں کہ یہ سرزمین خدا کی نظر سے گر گئی ہے اور یہ فعلی شہادتیں پوری صدی پر محیط ہیں اور پھر گزشتہ بائیس سال کی تاریخ میں اس سرزمین پر اتنا خون بہا کہ شاید ہی دنیا کے کسی اَور خطے پر اس زمانے میں بہا ہو۔ ان سالوں میں پہلے روس کے ہاتھوں اور پھر ایک دہائی سے زیادہ عرصہ سے قبیلوں اور فرقوں کی باہم لڑائی، جس کو "جہاد" کا نام دیا گیا ہے، کے ذریعہ افغان سرزمین کشت و خون کی داستان سے رنگین اور تباہی و بربادی کی تصویر سے عبارت ہے اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔

افغانستان کی حالت زار بیان کرتے ہوئے پاکستان کے دانشور کیا کہتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے:۔

۱۔ روزنامہ "جنگ" لاہور کے کالم نگار جاوید چودھری جو "زیرو پوائنٹ" کے عنوان سے اپنا کالم لکھتے ہیں، اپنے کالم میں "خوف" کے موضوع پر لکھتے ہیں:۔

"آپ ہرات چلے جائیں، مزار شریف کا دورہ کرلیں، قندھار کا چکر لگالیں یا پھر جلال آباد پر ایک نظر ڈال لیں۔ آپ خود کو بارہویں یا تیرہویں صدی کا مسافر پائیں گے۔ آپ کو اس **بدقسمت ملک** میں سڑک کا دس کلومیٹر ٹکڑا اسلامت نہیں ملے گا۔ کسی شہر، کسی قصبے میں ریل کی پٹڑی دکھائی نہیں دے گی۔ کوئی ایسی یونیورسٹی، کوئی ایسا کالج نظر نہیں آئے گا جس میں جدید تعلیم دی جارہی ہو۔ آپ کو ہزاروں لاکھوں میل پر پھیلے اس ملک میں کہیں کوئی شاپنگ سنٹر، کوئی آئی ٹی مرکز، جدید سہولتوں سے آراستہ کوئی بڑا ہسپتال، کوئی ڈسکو، کوئی کلب اور کوئی سٹیڈیم دکھائی نہیں دے گا۔ آپ کو وہاں فیکس، ٹیلیفون اور موبائل بھی نظر نہیں آئیں گے۔ آپ پھرتے رہیں ایک کونے سے دوسرے کونے، ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک صوبے سے دوسرے صوبے۔ آپ جہاں چاہیں چلے جائیں لیکن آپ کو وہاں اکیسویں صدی کی کوئی نشانی نہیں ملے گی۔ ...... **بدقسمت ملک** میں آپ کو کوئی چیز ملے گی تو وہ قحط ہوگا، بیماری ہوگی، افلاس اور غربت ہوگی، آپ کو ہزاروں لاکھوں لوگ امدادی کیمپوں کے گرد منڈلاتے، تھوڑے سے چاولوں اور دو مٹھی آٹے کے لئے گھنٹوں جھولی پھیلائے کھڑے ملیں گے"۔

(روزنامہ "جنگ" لاہور۔ ۲۲ر فروری ۲۰۰۱ء)

۲۔ صحافی اور مضمون نگار محمد اظہار الحق کا افغانستان کے شہر ہرات کے بارہ میں تجزیہ ملاحظہ فرمائیے:۔

"ہرات شہر نہیں ہیرا تھا اور کونسا حکمران تھا جو اس ہیرے کو اپنے تاج پر نہیں لگانا چاہتا تھا۔ تیموریوں کے عہد میں ہرات کا تمدن عروج پر تھا۔ کبھی ہرات بھی تمہارے شہروں کی طرح زندگی سے معمور تھا لیکن آج ہرات میں موت بٹ رہی ہے۔ خوفزدہ افغان ہرات کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ قحط، جنگ اور وبا اُن کے تعاقب میں ہے۔ ہر لحظہ پھسلتی زندگی کو سینے سے بھینچتے ہوئے بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کے منہ پر موت کی زردیاں رقص کررہی ہیں۔

ہرات سے ایران جانے والی شاہراہ، اسلام قلعہ روڈ پر واقع کیمپ میں تین قبرستان دن بدن بڑے ہورہے ہیں۔ ان قبرستانوں میں سب سے زیادہ قبریں بچوں کی ہیں۔

پینے کا پانی، نہ دوائیں، کبھی تین دن میں ۴۸۰ر افراد مرتے ہیں اور کبھی صرف ایک رات میں ۱۱۰۔ بھوک، سردی اور موت چاروں طرف برہنہ ناچ رہی ہے۔"

(روزنامہ "جنگ" لاہور۔ ۲۶ر فروری ۲۰۰۱ء)

افغانستان کی حکومت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہاں اسلام نافذ کردیا گیا ہے اور مُلّاں نے اقتدار سنبھال لیا ہے اور شریعتِ اسلامی کے مطابق حکومت چلائی جارہی ہے۔ کیا نفاذِ اسلام اور شریعت اسلامی نافذ ہونے کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے افضال کی بارش ہونی چاہئے تھی یا یہ عبرت انگیز سلوک!؟۔ آج پاکستان کا مُلّاں بھی اسی قسم کے "اسلامی انقلاب" کے خواب پاکستان میں دیکھ رہا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الالباب۔

جماعت احمدیہ کا یوم تاسیس

۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء بمقام لدھیانہ

محمد سعید احمد۔ لاہور

اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماموریت کا الہام ۱۸۸۲ء میں ہوا اور پہلی معرکۃ الآراء کتاب "براہین احمدیہ" ۱۸۸۴ء میں شائع ہوئی مگر پہلی بیعت ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ کے مقام پر لی گئی اور جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ لدھیانہ کو پہلی بیعت کے لئے منتخب کئے جانے میں کیا حکمت ہے؟ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مولد و مسکن تھا، احمدیت کا مرکز تھا، تمام شعائر اللہ بھی یہیں تھے۔ قادیان کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کا تعلق یا آمدورفت لدھیانہ کے علاوہ سیالکوٹ، دہلی، لاہور، امرتسر اور ہوشیارپور کے شہروں میں رہی تو لدھیانہ کو کیوں فوقیت دی گئی اور تمام بیعت کنندگان کو ۲۰ر مارچ ۱۸۸۹ء کے بعد بیعت کرنے کے لئے لدھیانہ پہنچنے کی ہدایت فرمائی گئی۔ حضورؑ خود ۴ر مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ تشریف لے گئے تھے اور ۱۸ر اپریل تک مقیم رہے۔ یقیناً لدھیانہ میں مسیح محمدی کی اس جماعت کے آغاز میں بہت سی حکمتیں ہوں گی۔ ان حکمتوں کا کسی قدر علم حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات اور ہندوستان میں عیسائی مشنوں کے قیام کی تاریخ کے مطالعہ سے ہوسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جری اللہ فی حلل الانبیاء کا تاج پہن کر لیظھرہ علی الدین کلّہ کے مقصد کے لئے قلمی جہاد کا آغاز فرماتے ہیں۔ حضورؑ اپنی بعثت کی غرض یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"ہمارا سب سے بڑا کام توکسرِ صلیب ہے۔ اگر یہ کام ہو جاوے تو ہزاروں شبہات اور اعتراضات کا جواب خود بخود ہی ہو جاتا ہے اور اسی کے ادھورا رہنے سے سینکڑوں اعتراضات ہم پر وارد ہوسکتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد پنجم، صفحہ ۲۵۷)

ہندوستان میں عیسائیت کا ورود برطانوی حکومت کے شاہی فرمان کے مطابق ۱۸۱۳ء میں ہوا اور پنجاب میں ۱۸۳۴ء کو یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ولادت (۱۸۳۵ء) سے ایک سال قبل۔ چنانچہ پادری جے سی یوری ۵ر نومبر ۱۸۳۴ء کو لدھیانہ پہنچا اور برطانوی پولیٹیکل ایجنٹ کی مدد سے پنجاب میں پہلا عیسائی مشن لدھیانہ میں قائم کیا۔ ایک مشنری اسکول کھولا گیا۔ ۱۸۳۷ء میں یہاں پہلا گرجا گھر تعمیر کیا گیا۔ پھر مشن پریس قائم کرکے عیسائی لٹریچر پیدا کیا گیا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں گرجا گھر اور اسکول کو آگ لگا کر تباہ کردیا گیا۔ عیسائیوں کا ایک اخبار "نور افشاں" یہاں سے ۱۸۷۳ء میں نکلنا شروع ہوا۔ اس اخبار کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب میں ملتا ہے۔ یہ اسلام اور مسلمانوں کا معاند ہونے اور نیش زنی کرنے میں پیش پیش تھا۔ غرضیکہ لدھیانہ عیسائیت کا بہت بڑا اور مؤثر مرکز بن چکا تھا۔ صحیح مسلم کی حدیث میں مذکور "لُد" کا مقام شاید یہی ہو جہاں پر مسیح نے دجّال کو قتل کرنا تھا۔

براہین احمدیہ کی اشاعت پر مسلمانان ہند نے عموماً تعریفی ریویو لکھے یا خاموشی اختیار کی۔ بعض ذی علم اور خدمت اسلام کا جذبہ رکھنے والے حضرات نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دس ہزار روپے کے انعامی چیلنج کے علاوہ اپنی طرف سے بھی انعام کا اعلان کیا۔ غیر مسلموں کے ہاں صفِ ماتم بچھ گئی اور وہ مخالفت پر کمربستہ ہوگئے۔ لدھیانہ کے علماء مولوی محمد، مولوی عبدالعزیز، مولوی عبدالقادر اور مولوی عبداللہ نے غیر مسلموں سے بڑھ کر اس موقع پر حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت کی۔ یہ اوّلین مکفّر اور مکذّب تھے۔ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق یہ بالکل یہودی صفت تھے۔ ان کی مخالفت کی دو وجوہ تھیں۔ پہلی یہ کہ لدھیانہ کے لوگوں نے براہین احمدیہ کی خریداری میں دلچسپی لینا شروع کردی تھی اور ان کو خدشہ تھا کہ ان کی آمد کم ہوجائے گی۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ یہ مولوی انگریزی حکومت کے خلاف ریشہ دوانیوں میں ملوث تھے اور حضرت مسیح موعودؑ نے اسلامی تعلیم کے مطابق انگریزی حکومت کے امن قائم کرنے اور آزادیٔ مذہب دینے کی وجہ سے تعریف کی تھی۔ ان یہودی صفت علماء کی مخالفت کا تقاضا تھا کہ حقیقی اسلام میں داخل ہونے کے لئے پہلی بیعت بھی لدھیانہ میں ہو۔

چنانچہ جہاں علماء سُوء نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کی، وہاں لدھیانہ کے اہل اللہ اور دین و دنیا میں معزز اور باکمال بزرگ حضورؑ سے بے پناہ عقیدت رکھنے اور خادمہ تعلق رکھنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ ان میں اس زمانہ کے مشہور ولی اللہ حضرت صوفی احمد جان صاحب اور اُن کے فرزندان خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ نے تو حضورؑ کی خدمت میں ۱۸۸۹ء سے بہت پہلے لکھا تھا

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

انہوں نے ۱۳۰۳ھ میں حج کے موقع پر خانہ کعبہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے حضورؑ ہی کی تحریر فرمودہ دعا ہاتھ اٹھا کر کی تھی۔ لدھیانہ میں بیعت کے لئے آپؑ ہی کے گھر کا انتخاب ہوا تھا۔

دارالتبلیغ عزیز

جماعت احمدیہ انٹورپن بیلجیم کے مشن ہاؤس کا افتتاح

(رپورٹ: رانا سہیل احمد. صدر جماعت انٹورپن بیلجئم)

سن دوہزار جماعت احمدیہ بیلجیم کے لئے اس لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل ثابت ہوا کہ مورخہ ۱۵ر نومبر ۲۰۰۰ء بروز بدھ کو اپنے دوسرے مشن ہاؤس کے افتتاح کی توفیق ملی اور یہ سعادت جماعت احمدیہ انٹورپن کے حصہ میں آئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام "دارالتبلیغ عزیز" رکھا۔

گزشتہ دو سال سے بیلجیم میں آنے والے احمدیوں کا معتدبہ حصہ انٹورپن میں رہائش اختیار کر رہا تھا جس سے انٹورپن بیلجیم کی تین بڑی جماعتوں میں شامل ہو گیا۔ لہٰذا جماعت احمدیہ انٹورپن کی تربیت اور تبلیغ کے لئے بڑی شدت سے مشن ہاؤس کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ مرکز سے اجازت کے بعد انٹورپن جماعت کے بعض افراد اور خاکسار نے مناسب عمارت کی تلاش بڑی سرگرمی سے شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری عاجزانہ سعی کو پھل لگائے اور مکرم محمد نواز صاحب نے مناسب جگہ پر اور مناسب قیمت پر موجودہ عمارت ڈھونڈلی۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

اس عمارت کے قریب ہی بس، ٹرام اور میٹرو کے سٹاپ ہیں اور سنٹرل ریلوے سٹیشن سے بھی دور نہیں ہے۔ اور دس پندرہ منٹ کے پیدل فاصلہ پر کافی احمدیوں کے گھر بھی ہیں۔ بہرحال ابتدائی گفت و شنید کے بعد باقاعدہ سودا ۲۷ر جون ۲۰۰۰ء کو طے پا گیا۔ یہ عمارت 123 Sqm کی ہے۔ تہہ خانے کے علاوہ تین فلور ہیں اور دو فرنشڈ

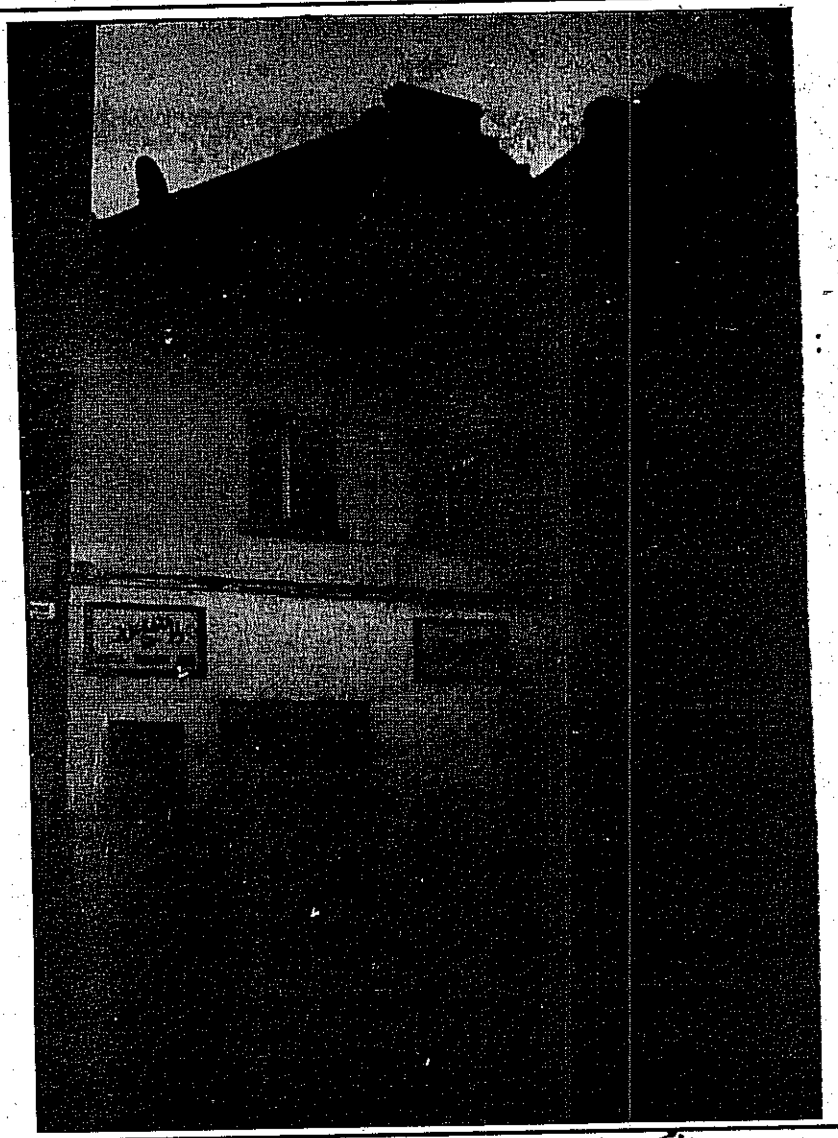

کچن اور باتھ اور ٹائلٹس بھی ہیں۔ مگر قبضہ کے بعد ضرورت کے مطابق وقار عمل کے ذریعہ مناسب تبدیلیاں کی گئیں اور ساڑھے تین ماہ کے مسلسل وقار عمل کے بعد اس عمارت نے احمدیہ مشن ہاؤس دارالتبلیغ عزیز کی شکل اختیار کر لی۔ یہ عمارت 2656082 بلجیئم فرانک میں خریدی گئی ہے اور مختلف قسم کی مرمتوں اور مناسب تبدیلیوں پر 409060 بلجیئم فرانک خرچ ہوئے ہیں۔ یوں یہ عمارت 3065142 بلجیئم فرانک میں پڑی۔

رضاکارانہ وقار عمل، جو جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے، کے ذریعہ سے بعض خدام نے مسلسل وقار عمل کیا اور بعض نے پارٹ ٹائم وقار عمل کیا۔ یہ سب ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اس کے علاوہ تیس سے زائد احباب جماعت نے رضاکارانہ طور پر مختلف ضروری اشیاء تحفہ کے طور پر پیش کیں۔

جو کام قابل ذکر ہیں ان میں ٹائل کا فرش، ٹائلٹس، باتھ، وضو کی جگہ، گراؤنڈ فلور کے کچن کی شفٹنگ، گیس اور ہیٹنگ اور بجلی کی مناسب سپلائی کا انتظام، تہہ خانے کی صفائی اور رنگ اور کارپٹنگ تھی۔ اس سارے وقار عمل کے دوران امیر صاحب بیلجیم مکرم حامد محمود شاہ صاحب نے نگرانی کی اور بار بار برسلز سے انٹورپن گئے اور اکثر رات گئے وہاں سے واپس آتے رہے۔ فجزاہ اللّٰہ احسن الجزاء۔

مشن ہاؤس کی موجودہ شکل کچھ یوں ہے:

۱۔ گراؤنڈ فلور: مسجد (مردانہ حصہ)، دفتر صدر جماعت، تبلیغی روم، کچن، دو ٹائلٹس اور وضو کا مناسب انتظام۔

۲۔ پہلی منزل: مسجد (زنانہ حصہ)، کچن، ٹائلٹ، دفتر۔

۳۔ دوسری منزل: تین کمرے، ٹائلٹ، باتھ اور چھوٹے کچن کی جگہ ہے۔

۴۔ تہہ خانہ: ٹائلز لگا کر عیدین اور دیگر پروگراموں کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مسجد کے مردانہ و زنانہ حصوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ سننے کے لئے ٹی وی کی سہولت موجود ہے۔ تبلیغی روم میں بھی ایک ٹی وی اور ریسیور سیٹ موجود ہے اور تبلیغی مہمانوں اور نان اردو سپیکنگ کے لئے خطبات جمعہ سننے کا انتظام ہے۔ تبلیغی روم میں عربی، انگریزی، فرانسیسی، فلیمش، ترکی اور روسی زبانوں میں کتب موجود ہیں۔ مختلف زبانوں میں کیسٹس بھی ہیں اور تبلیغی پمفلٹس بھی۔ یوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تربیت اور تبلیغ کی ہر ایک سہولت موجود ہے اور یہ ساری سہولتیں ساڑھے تین ماہ کے وقار عمل کی مرہون منت ہیں۔ تکمیل کار کے بعد بروز بدھ مورخہ ۱۵ر نومبر ۲۰۰۰ء کو اس دارالتبلیغ عزیز کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔ انٹورپن کے احمدی احباب و خواتین اور بچے خوش تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اُن کا اپنا مشن ہاؤس اور اپنی مسجد دی۔ فالحمدللہ۔ اس تقریب میں نیشنل مجلس عاملہ اور صدران جماعت ہائے احمدیہ بیلجیم سمیت دو سو سے زائد احباب شامل ہوئے۔

افتتاحی تقریب کی ابتدا مکرم قدوس ورک صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے کی۔ اس کے بعد مکرم رائے مظہر احمد صاحب نے بڑی خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ نظم کے بعد خاکسار رانا سہیل احمد صدر جماعت انٹورپن نے رپورٹ پیش کی جس کے بعد تین خدام کے ایک گروپ نے کورس کی شکل میں ایک نظم پیش کی۔ اس گروپ میں مکرم رائے مظہر احمد صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب ہاشمی اور مکرم طارق حسین صاحب شامل تھے۔ آخر پر مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ بیلجیم نے حاضرین کو اپنے خطاب سے نوازا اور پھر دعا کروائی۔

اس تقریب کے بعد سب حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جو ہمارے بنگالی بھائی مکرم عبیدالرحمان صاحب کی طرف سے تھا۔ اور مٹھائی مکرم مبارک جاوید صاحب کی طرف سے تقسیم کی گئی۔

آخر میں قارئین الفضل سے عرض ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انٹورپن کے احباب جماعت کو کماحقہٗ اس "دارالتبلیغ عزیز" سے استفادہ کرنے کی توفیق دے اور تربیتی اور تبلیغی میدان میں نمایاں ترقیات سے نوازے۔

(بقیہ الفضل ڈائجسٹ از صفحہ ۱۴)

پر مجبور ہو گیا اور عملاً اُس کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ کرنل لیخوف نے صورتحال دیکھ کر اپنی اور اپنے ماتحت فوجیوں کی خدمات نئی حکومت کو پیش کر دیں اور اس طرح وہ نئے نظام کا حصہ بن گئے۔

تہران پر قبضہ کے بعد بااثر شخصیات کا اجلاس بلایا گیا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ محمد علی مرزا کے بارہ سالہ بیٹے سلطان احمد مرزا کو ملک کا آئینی سربراہ بنا دیا جائے اور مجلس کا انتخاب کروا کر اراکین مجلس کے ذریعہ امور مملکت چلائے جائیں۔

محمد علی مرزا نے حالات دیکھ کر بھاؤ تاؤ شروع کر دیا کہ اُنہیں دستبردار ہونے کے کتنے پیسے دیئے جائیں گے۔ آخر برطانیہ اور روس کے تعاون سے وہ اسّی ہزار پاؤنڈ کی پنشن لے کر ایران سے چلے جانے پر رضامند ہو گئے۔ نئے بادشاہ سلطان احمد مرزا تو ایک بے اختیار بادشاہ تھے۔ حکومتیں بنتی اور بگڑتی رہیں، خزانہ سے صرف خرچ ہو رہا تھا، آمد نہیں ہو رہی تھی۔ جنگ عظیم اوّل میں اگرچہ ایران نے غیر جانبدار رہنے کا اعلان کیا لیکن ایران کے عوام کی ہمدردیاں ترکی کے ساتھ تھیں جبکہ ایران کی حکومت عملاً روس اور برطانیہ کے چنگل میں تھی۔ جنگ ختم ہوئی تو ایران پہلے سے زیادہ کمزور ہو چکا تھا۔ بالآخر ۱۹۲۱ء میں کرنل رضا خان نے حکومت پر قبضہ کر لیا اور ۱۹۲۶ء میں وہ اپنے خاندان کے پہلے بادشاہ کے طور پر تخت نشین ہو گئے۔ لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے الہام کے بعد ایران کے جس بادشاہ کی بھی تاجپوشی ہوئی اُسے تاج و تخت سے محروم ہو کر جلاوطن ہونا پڑا۔ چنانچہ پہلے محمد علی مرزا اور سلطان احمد مرزا معزول ہو کر جلاوطن ہوئے۔ جنگ عظیم دوم کے بعد رضا شاہ کو بادشاہت چھوڑنی پڑی اور اُن کا انتقال جنوبی افریقہ میں ہوا۔ پھر محمد رضا شاہ بادشاہ بنے اور ۱۹۷۹ء میں تخت سے محروم کر کے جلاوطن کئے گئے، اُن کا انتقال مصر میں ہوا اور اس کے ساتھ ہی ایران میں بادشاہت کا دَور بھی اپنے اختتام کو پہنچ گیا۔

LONDON MONEY EXCHANGE

پاکستان بھر میں رقم بھجوائیں۔ بہترین ریٹ کے لئے تشریف لائیں

یا رقم ہمارے بینک میں جمع کروائیں اور رقم پاکستان میں وصول کریں

رابطہ: مبشر احمد صدیقی

270 Ilford Lane, Ilford, Essex 1G1 2SD

Tel:020 8478 2223 Mobile: 07968 775401

ایک تاریخی واقعہ

قبولیت دعا کا نشان - اور انذار

عبدالعزیز جہانگیری، اسلام آباد

سال ۱۹۷۷ء کی بات ہے میرے ایک تایازاد بھائی محمد غفران خالد ایڈوکیٹ (جنہوں نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی) ۱۹۷۴ء کے ہنگاموں کی تاب نہ لاتے ہوئے میرے بعض دوسرے پھوپھی زاد بھائیوں، چچازاد بھائیوں اور خود میرے سگے بڑے بھائی کی طرح جماعت سے لاتعلقی کا اعلان کر گزرے۔ ہمارے ضلع ہزارہ میں جماعت کے افراد کی تعداد بہت کم تھی اور پھر یہ ضلع پاکستان کے مولویوں کیلئے ایک نرسری کا کام بھی دیتا ہے اس لئے وہاں ۱۹۷۴ء میں تشدد بھی ہوا اور تعداد قلیل ہونے اور شاید تربیت کی کمی کی وجہ سے خوف کے آگے بہت سوں نے ہتھیار ڈال دیے تھے۔ ان دنوں خاکسار محض خداوند کریم کے فضلوں اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں کی وجہ سے اپنا ایمان بچا سکا اور اپنی زوجہ اور تین معصوم بچوں کو لیکر اپنا ذاتی مکان اور ادویات کا کاروبار اور خاندان برادری چھوڑ کر ہجرت کر کے راولپنڈی آگیا اور اس کے بعد خلیفۃ المسیح الاولؓ والی بات کہ کبھی لوٹنے کا خیال بھی اللہ تعالیٰ دل میں نہیں لایا۔

بات محمد غفران خالد صاحب کی ہو رہی تھی انکا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں تھیں بڑی بیٹی ۱۹۷۷ء میں لیڈی ڈاکٹر تھی اور نوشہرہ سول ہسپتال میں تعینات تھی۔ بیٹا دونوں بیٹیوں سے چھوٹا تھا اور اس وقت کالج میں پڑھ رہا تھا۔ تعطیلات کی وجہ سے اپنی بڑی بہن کے پاس نوشہرہ گیا ہوا تھا اسے شاید جگر میں کچھ تکلیف تھی جس کا پہلے سے کبھی علم نہیں ہوا۔ اچانک تکلیف زیادہ شدت اختیار کر گئی اور اسے فوری طور پر پشاور شیرپاؤ ہسپتال لے جایا گیا۔ ڈاکٹروں نے فوری آپریشن تجویز کیا اور آپریشن کے دوران اسے شاید ۱۰۔۱۲ بوتلوں سے زائد خون دیا گیا۔ آپریشن کے بعد مریض کو جس کا نام عامر تھا کافی دیر تک ہسپتال میں رہنا پڑا۔ کوئی ایسا انفیکشن تھا جسکی وجہ سے زخم مندمل نہیں ہو رہا تھا اور ڈاکٹروں نے قریباً تمام ہی اینٹی بائیوٹک استعمال کر دی تھیں۔ عامر کی بہن چونکہ لیڈی ڈاکٹر تھیں اور پشاور سے ہی تعلیم حاصل کی تھی اس لئے تمام ڈاکٹر ہی جانتے تھے اس لئے سب ڈاکٹر اور نرسیں یا دیگر سٹاف خصوصی توجہ دیتا تھا۔ بچے کی والدہ بھی چونکہ ہماری پھوپھی زاد تھیں اسلئے خاندان بھر کے افراد کا جمگھٹا رہتا تھا اور مجھے بھی اکثر ہی ان دنوں راولپنڈی سے پشاور جاکر رہنا پڑتا تھا کیونکہ عامر نہ جانے کیوں خصوصی طور پر میرا کہتا کہ انہیں بلائیں وہ مجھے ماموں پکارتا تھا۔

ایک دن اچانک عامر Coma میں چلا گیا اور ڈاکٹروں نے آکر جو بوتلیں Intravenous لگائی ہوئی تھیں اتار دیں اور اسے پہلے تو بالکل ہی مُردہ سمجھ لیا گیا بلکہ مانسہرہ (اپنے گاؤں) فون کر کے قبر تیار کرنے کو بھی کہہ دیا گیا۔ مانسہرہ لے جانے کی تیاری کے دوران ہی کسی نے مشورہ دیا کہ ابھی فوت تو نہیں ہوا کیوں لے جا رہے ہو چنانچہ لے جانے کا خیال ترک کر دیا گیا۔ عامر کا وہ دن اسی طرح Coma میں گزرا۔ دوسرے دن میرے چچازاد بھائی قاضی عبدالباسط ایڈوکیٹ (جو پشاور ہی ہوتے ہیں) ایک احمدی ہومیو پیتھ ڈاکٹر مبشر صاحب کو ساتھ لائے۔ ڈاکٹر مبشر صاحب نے مریض کو دیکھا اور مجھے کہا کہ اب چونکہ ہسپتال والوں نے تو علاج ہی بند کر دیا ہے اگر آپ کہیں تو میں ہومیو پیتھک کی دوائیاں بھجوادوں۔ میں نے عرض کی کہ وہ تو دوائی لے ہی نہیں سکتا ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ہونٹوں سے لگا دینا بھی کافی ہوگا۔ چنانچہ میں نے کہا بھجوادیں۔

ان کے جانے کے بعد میں نے بچے کے والد یعنی برادرم محمد غفران خالد صاحب کو توجہ دلائی کہ وہ استغفار کریں اور ابھی خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں معافی کی درخواست کے ساتھ دعا کیلئے لکھیں۔ دکھی دلوں پر اثر بھی جلدی ہوتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے بڑے ہی دردمندانہ لہجہ میں حضور انور کو درخواست تحریر کی اور مجھے کہا کہ فوری طور پر جاکر پشاور شہر میں مربی صاحب کو کہو کہ یہ درخواست دستی کسی خادم کے ذریعہ حضور کو بھجوائیں میں تمام اخراجات دوں گا۔ ان دنوں مولانا چراغ دین صاحب مرحوم وہاں مربی تھے۔ ۱۹۷۴ء کے ہنگاموں سے قبل ہزارہ میں ہی تعینات تھے اسلئے ہم سب کو ہی ذاتی طور پر جانتے تھے۔ چنانچہ میں وہ درخواست لیکر ان کے پاس گیا اور مدعا بیان کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ کوئی دنیاوی عدالت نہیں جو درخواست پڑھ کر فیصلہ صادر ہوتا ہو۔ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب کوئی دعا کیلئے خط لکھنا شروع کرتا ہے تو دعا شروع ہو جاتی ہے۔ جاؤ غفران خالد صاحب کو بتاؤ کہ دعا شروع ہو چکی ہے، دستی بھجوانے کی ضرورت نہیں۔ میں بذریعہ ڈاک بھجوادوں گا۔ چنانچہ میں واپس ہسپتال چلا آیا۔

جب میں عامر کے بستر کے پاس گیا تو برادرم قاضی عبدالباسط ہومیو پیتھک کی دوائیاں لیکر میرے انتظار میں کھڑے تھے۔ شام ہو چکی تھی۔ انہوں نے ادویات مجھے پکڑائیں اور ہدایات بتانے لگے۔ میں نے دوائیاں انہیں لوٹادیں اور عرض کی کہ ابھی میں حضور انور کی خدمت میں درخواست دعا بھجوا کے آیا ہوں۔ اور اب اگر میں نے دوائیاں بھی دے دیں تو شاید ایمان متزلزل ہو جائے کہ شاید ادویات سے زندگی ملی ہے۔ اس لئے میں اب کوئی دوائی نہیں دینا چاہتا۔

اسی رات کا واقعہ ہے میں عشاء کی نماز کیلئے تیاری کر رہا تھا کہ میرے ایک محترم دوست ڈاکٹر صاحبزادہ محمد انور (جو وہاں Chest Specialist تھے اور میری اور میری اس بھانجی لیڈی ڈاکٹر کی وجہ سے جو عامر کی بڑی بہن تھیں) روزانہ ہی عامر کو دیکھنے آتے تھے اور میرے پاس کافی دیر بیٹھا کرتے تھے وہ آگئے اور مجھے بلا لیا۔ میں انکے پاس آکر بیٹھ گیا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ عزیز دیکھو عامر کی زندگی اب ختم ہو چکی ہے یہ اگر آج کی رات گزار گیا تو کل کا دن نہیں گزارے گا اس لئے اس کے ماں باپ کا ذہن اس طرف تیار کرو۔ میں نے عرض کیا کہ صاحبزادہ صاحب میں تو انہیں حوصلہ دیتا ہوں کہ دعاؤں کی برکت سے وہ اب زندہ ہوگا۔ وہ کہنے لگے دعائیں مُردے زندہ نہیں کیا کرتیں۔ حوصلہ دینا اچھی بات ہے لیکن ایسا حوصلہ دینا اچھا نہیں ہوتا کہ کوئی اچانک گرے اور کمر ہی ٹوٹ جائے۔ بہر حال نہ میں نے انکی مانی اور نہ انہوں نے میری دعاؤں کی بات کا یقین کیا اور چلے گئے۔

چنانچہ میں اٹھا عشاء کی نماز غفران خالد صاحب نے میرے ساتھ ہی ادا کی اور نماز میں بڑے ہی درد اور الحاح کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا نشان مانگا۔ نماز سے فارغ ہوئے تو میں جاکر اپنے کمرہ میں سو گیا کہ عامر کے پاس جانا بے کار تھا۔ وہ تو نہ دیکھ سکتا تھا نہ سن سکتا تھا۔ رات دو بجے کے قریب اخویم محمد غفران خالد صاحب میرے کمرہ میں آئے مجھے جگایا اور کہا جاؤ عامر اٹھ بیٹھا ہے اور تمہارا پوچھ رہا ہے۔ میں نے اسی وقت وضو کیا دو نفل شکرانہ کے ادا کئے اور عامر کے پاس چلا آیا۔ وہ مجھے دیکھتے ہی کہنے لگا ماموں آپ کہاں چلے گئے تھے۔ میرے جذبات ناقابل بیان ہیں جو اس وقت میرے امام کی صداقت کیلئے تھے۔

بہر حال صبح اٹھ کر ناشتہ کے بعد مکرم محمد غفران خالد صاحب نے تمام عزیزوں کے سامنے جو سارے ہی غیر احمدی تھے کہا کہ کل میں نے جو درخواست بھجوائی یہ عامر کی زندگی مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا بیّن ثبوت ہے۔ وہ اس وقت بہت جذباتی ہو رہے تھے اسلئے بہت کچھ کہہ گئے کہ میں اب عامر کو لیکر قادیان مسیح موعود علیہ السلام کی قبر پر جاکر دعا کروں گا۔ میں مانسہرہ کے چوک میں کھڑا ہو کر ان کی صداقت کا اعلان کروں گا۔ میں عامر کو لیکر جلسہ سالانہ پر جاؤں گا جس میں سے وہ بعد میں کوئی بات بھی پوری نہ کر سکے۔ بہر حال عامر کو اللہ تعالیٰ نے نئی زندگی عطا کی۔ یہ گرمیوں کے دن تھے۔ زخم ٹھیک نہیں ہو رہا تھا کیونکہ انفیکشن موجود تھا۔ اسلئے مشورہ کر کے اسے راولپنڈی کے ایک سرجن جنرل ڈاکٹر شوکت کے پاس لے آئے۔ جس دن عامر کو راولپنڈی لایا گیا اسی دن پشاور میں اس کے خون کا ٹیسٹ ہوا تھا اور خون میں انفیکشن موجود تھا۔ شام کو جنرل شوکت کے گھر لے گئے انہوں نے صبح کیلئے فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال میں داخل کرنے کا کہہ دیا۔ رات کو ہم اسے گھر لے آئے۔ اسکے والد اور بہن جو لیڈی ڈاکٹر تھیں وہ بھی ہمراہ تھیں۔ اس رات میرے ایک خالہ زاد بھائی محمد اجمل خان نے (جن کی ہومیو پیتھک کی بڑی سٹڈی ہے البتہ باقاعدہ پریکٹس نہیں کرتے جو آجائے مفت دوائی دیتے ہیں اللہ انہیں اس کا اجر دے آمین) ہومیو پیتھک ادویات لاکر دیں کہ ان کی ایک ایک خوراک دے دو۔ اور ایک ایک صبح دے دینا چنانچہ ایسا ہی کیا صبح ہم عامر کو داخل کروانے فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال لے گئے جہاں ایک بجے کے قریب اسے کمرہ ملا۔ اور کمرہ میں لٹاتے ہی ہسپتال کا عملہ آکر خون ٹیسٹ کرنے لے گیا۔ دوسرے دن جب خون کا نتیجہ ملا تو کوئی انفیکشن بھی نہ تھا۔ میری بھانجی لیڈی ڈاکٹر (عامر کی بہن) حیران تھی کہ کیسے ہومیو پیتھک کے دو قطرے انفیکشن اس طرح دور کر سکتے ہیں۔ اسے یہ خبر نہیں تھی کہ ان قطروں کے ساتھ خلیفۂ وقت کی دعائیں شامل تھیں۔ چنانچہ عامر کچھ دن ہسپتال رہا زخم بالکل مندمل ہو گیا اسے ہم گھر لے آئے۔ میرے پاس کچھ دن سب ہی رہے اور بڑی ہی خوشی منائی گئی۔ یہ وہ قبولیت دعا کا نشان تھا جس کا میں نے عنوان میں لکھا ہے۔

اور اب میں **انذار** کی طرف آتا ہوں۔ کچھ دنوں کے بعد سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ عامر کو اس کی بہن نوشہرہ ساتھ لے گئی تا اس کی دیکھ بھال میں کوئی کمی نہ رہے۔ ہنستے کھیلتے دن گزرتے رہے۔ اخویم محمد عمران خالد صاحب اس وقت جذبات میں اللہ تعالیٰ سے کئے گئے وعدے بُھلا بیٹھے تھے۔ بہر حال میں ان سے کہتا رہا کہ نہ آپ قادیان جاسکے اور نہ مانسہرہ چوک میں اعلان کر سکے تاہم جلسہ سالانہ پر عامر کو لیکر ربوہ ضرور جائیں جس کا وہ وعدہ کرتے رہے۔ جلسہ سالانہ سے ایک ہفتہ قبل میں مانسہرہ گیا اور ان کو ان کا جلسہ سالانہ کا وعدہ یاد کروایا۔ وہ کہنے لگے کہ عامر کو شاید صحت کے پیش نظر اس کی بہن نہ جانے دے لیکن میں تمہارے ساتھ ضرور جاؤں گا۔ ۲۶ دسمبر کو جلسہ شروع ہونا تھا انہوں نے ۲۴ دسمبر کو میرے پاس چلا آنے کا وعدہ کیا۔ میں ۲۴ دسمبر کو ان کا انتظار کرتا رہا انہوں نے نہ آنا تھا نہ آئے بلکہ نوشہرہ اپنے بچوں کے پاس چلے گئے۔ میں نے ۲۴ دسمبر شام تک ان کا انتظار کیا اور ۲۵ دسمبر کو میں صبح ربوہ کیلئے روانہ ہو گیا۔ ۲۶ دسمبر جلسہ کا پہلا دن تھا میرے پھوپھی زاد بھائی ڈاکٹر محمد اسلم جہانگیری (جو عامر کے سگے ماموں ہری پور میں مقیم ہیں اور آجکل جماعت احمدیہ ہزارہ کے ڈویژنل امیر بھی ہیں) بھی اپنے بچوں کے ساتھ جلسہ پر گئے ہوئے تھے۔ شاید وہ آخری دن تھا کہ محترم اخویم محمد غفران خالد صاحب (عامر کے والد) کی وعدہ خلافیاں پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی تھیں۔ عامر کو دوبارہ اسی جلسہ کے پہلے روز اچانک مرض کا حملہ ہوا۔ فوری طور پر پشاور ہسپتال پہنچایا گیا لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں سے فیصلہ ہو چکا تھا۔ عامر دوبارہ جانبر نہ ہو سکا اور رات دو بجے ہمیں ربوہ میں اطلاع پہنچی کہ عامر فوت ہو چکا ہے اور اسی رات ہمیں واپس آنا پڑا۔

اب بھی مجھے جب قبولیت دعا کا یہ نشان اور انذار یاد آتا ہے تو کپکپی سی طاری ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور ان کے خلفاء کی دعاؤں کی اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت دل میں مزید راسخ ہو جاتی ہے۔

(مذکورہ بالا واقعہ محمد غفران خالد صاحب نے پڑھ کر یہ تحریر دی کہ اس کا ایک ایک لفظ بالکل درست ہے)۔

احمدیہ مسلم مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ (غانا)

ایک تعارف

(رپورٹ: فہیم احمد خادم)

سرزمین غانا، ۱۹۲۱ء میں نور احمدیت سے متعارف ہوئی۔ اس تعارف کا سہرا حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کے سر تھا۔ ان دنوں احمدی مبلغین تن تنہا تبلیغ کے میدان میں کودتے۔ تبلیغ سے فارغ ہوتے تو نومبائعین کی تربیت میں لگ جاتے۔ وہ چند نومبائعین کو نماز اور قرآن مجید سکھاتے اور کچھ دینی مسائل سے آگاہ کرکے امامت کروانے اور دوسرے احباب کی تربیت کے لئے مقرر کر دیتے۔ یہ لوگ لوکل معلّمین کا کردار ادا کرتے تھے۔ ۱۹۶۲ء تک غانا میں ان مرکزی مبلغین کے تحت انفرادی طور پر تیار کئے گئے یہ معلّمین جماعتی ضرورتوں کو پورا کرتے رہے۔

معلّمین کی پہلی باقاعدہ کلاس

اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ رحمت نصیب کرے اشانٹی ریجن کے مبلغ مولانا عبدالمالک خان صاحب کو جنہوں نے ۱۹۶۲ء میں باقاعدہ معلّمین کی کلاس کا آغاز کیا۔ یہ کلاس احمدیہ مسجد کماسی کے احاطہ میں قائم شدہ پرائمری سکول کے ایک کمرہ میں لگائی گئی۔ اس کا آغاز ۱۶ر طلباء سے ہوا۔ یہ کلاس دو سال تک جاری رہی۔ کلاس کے دوران طلباء کو قصیدہ، یسّرناالقرآن، قرآن مجید، کلام، فقہ، اور کچھ احادیث پڑھائی گئیں۔ اس کلاس سے سات طلباء پاس ہوئے۔ ان پاس ہونے والے طلباء میں مولوی محمد یوسف یاسن صاحب، مولوی عبدالواحد صاحب اور محترم احمد یوسف ایڈوسیئی صاحب شامل تھے۔ پہلی دو پوزیشن لینے والے طلباء مولوی محمد یوسف یاسن صاحب اور مولوی عبدالواحد صاحب کو اعلیٰ دینی تعلیم کے لئے جامعہ احمدیہ ربوہ (پاکستان) بھجوا دیا گیا۔ جہاں سے مکرم مولوی یوسف یاسن صاحب تو "شاہد" کی ڈگری جبکہ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب "شہادت الاجانب" کی ڈگری لے کر واپس غانا لوٹے۔

اس پہلی معلمین کلاس کے کامیاب انعقاد کے بعد، مولانا عبدالمالک خان صاحب کی پاکستان واپسی کے ساتھ ہی یہ سلسلہ بند ہو گیا۔

مغربی افریقہ کیلئے معلّمین کی تیاری کا منصوبہ

۱۹۶۵ء میں مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر مغربی افریقہ کے دورہ پر تشریف لائے۔ آپ نے مغربی افریقہ کے امراء و مشنری انچارج صاحبان کے ساتھ ایک میٹنگ کے دوران سالٹ پانڈ (غانا) میں احمدیہ مسلم مشنری ٹریننگ کالج شروع کرنے کا پروگرام بنایا۔ اس کا مقصد مغربی افریقہ کیلئے معلّمین تیار کرنا تھا۔

احمدیہ مسلم مشنری ٹریننگ کالج کا آغاز

خدا کے فضل سے ۲۱/مارچ ۱۹۶۶ء کو محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب (مرحوم) کی امارت میں سالٹ پانڈ میں احمدیہ مسلم مشنری ٹریننگ کالج کا آغاز کر دیا گیا۔ اس کا آغاز تیرہ لڑکوں سے ہوا جن میں نو غانین اور چار نائیجیرین تھے۔

ادارہ کا تعارف

یہ ادارہ مغربی افریقہ کے طلباء کیلئے ہے۔ طلباء کے داخلہ کیلئے اُن کا GCE، او لیول یا SSSCE پاس ہونا ضروری ہے جبکہ فرانسیسی ممالک سے آنے والے طلباء کیلئے کم از کم B.P.E.C. یا B.A.C یا اس کے برابر تعلیم حاصل کرنا لازمی ہے۔

آنے والے طلباء، وقفِ زندگی کا فارم پُر کرتے ہیں اور انہیں کالج میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھائے جاتے ہیں: قرآن مجید باترجمہ، حدیث (مختلف کتب حدیث سے انتخاب کر کے)، فقہ، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ، کلام، تاریخ و سیرت، انگریزی، عربی، اردو اور فرانسیسی۔ یہ کورس تین سال کے دوران پڑھایا جاتا ہے۔

یہ ادارہ بورڈ آف گورنرز کی رہنمائی میں چلتا ہے۔ ان دنوں بورڈ کے چیئرمین Mr. Ishaque Kojo Essel ہیں جو احمدیہ سکولوں کے جنرل مینجر بھی ہیں۔ سکول کا یونیفارم سفید شرٹ، کالے جوتے، کالی پینٹ اور جناح کیپ ہے۔ کلاسز صبح سات بجے شروع ہوتی ہیں اور دوپہر ایک بجے تک جاری رہتی ہیں۔ عصر کے بعد طلباء کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں اور عشاء کے بعد رات کو طلباء Study Time میں حصہ لیتے ہیں۔

پڑھائی کے دوران طلباء کی تربیت کے لئے تقاریر، لیکچرز اور تبلیغی نشستوں کا اہتمام کیا جاتا ہے نیز ان کی تفریح کے لئے انہیں ملک کے بعض تاریخی مقامات پر لے جایا جاتا ہے۔

ادارہ کے پرنسپل صاحبان

اس ادارہ کے پہلے پرنسپل مولوی محمد صدیق شاہد صاحب تھے (آپ ان دنوں نائب وکیل التبشیر کے طور پر ربوہ میں خدمت بجا لا رہے ہیں)۔ ان کے بعد مندرجہ ذیل مبلغین نے بالترتیب یہ خدمت سرانجام دی: محترم عبدالوہاب بن آدم صاحب جو اس وقت جماعت احمدیہ غانا کے امیر و مشنری انچارج ہیں، محترم عبدالحکیم جوزا صاحب، محترم مرزا نصیر احمد صاحب، محترم عبدالرزاق بٹ صاحب، محترم مولوی نصیر احمد شاہد صاحب، محترم مولوی محمد یوسف یاسن صاحب اور محترم مولوی یوسف بن صالح صاحب (یہ موجودہ پرنسپل ہیں)۔ یاد رہے کہ محترم عبدالرزاق بٹ صاحب سب سے زیادہ عرصہ تک اس ادارہ کے پرنسپل رہے ہیں جو قریباً بارہ سال بنتا ہے۔

فارغ التحصیل طلباء کے اعداد و شمار

دسمبر ۲۰۰۰ء تک اس ادارہ سے فارغ ہونے والے طلباء کی تعداد ۱۷۶ر ہے۔ اس میں ۱۴۱ر غانین اور ۳۵ر غیر ملکی شامل ہیں۔ ان غیر ملکی طلباء کا تعلق مندرجہ ذیل ممالک سے ہے: نائیجیریا، سیرالیون، لائبیریا، گیمبیا، آئیوری کوسٹ، بورکینا فاسو، زائر، بینن۔

تادم تحریر، اس ادارہ کے تحت، تین سالہ کورس مکمل کرنے والے گروپوں کی تعداد گیارہ ہے۔ ہر گروپ میں پہلی دو امتیازی پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء کو اعلیٰ دینی تعلیم کے لئے جامعہ احمدیہ ربوہ (پاکستان) بھجوایا جاتا رہا ہے۔ اس ادارہ کے ۱۳ر فارغ التحصیل طلباء، جامعہ احمدیہ ربوہ سے اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ یہ طلباء خدا تعالیٰ کے فضل سے مندرجہ ذیل ممالک میں خدمت دین بجا لا چکے ہیں اور بعض ممالک میں اس وقت بھی خدمت پر متعین ہیں: طوالو، جزائر فجی، ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو، گیانا، زمبابوے۔

نائیجیریا کے سابق امیر و مشنری انچارج محترم عبدالرشید اغبولہ صاحب بھی اس ادارہ کے فارغ التحصیل طالب علم ہیں۔

۱۹۸۶ء کے بعد حکومت پاکستان کی پابندی کے باعث، طلباء کا جامعہ احمدیہ ربوہ بھجوانا تو ممکن نہ رہا لیکن اس وقت سے ہر گروپ میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو غانا کی یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیمی کورسز کرائے جاتے ہیں۔

یہاں سے فارغ ہونے والے طلباء بفضل خدا غانا بھر میں مختلف مقامات پر مبلغین کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ چار مبلغین کو ہومیوپیتھی کورسز کروا کر احمدیہ کلینکس میں بطور ڈاکٹر، خدمت خلق پر لگا دیا گیا ہے۔ ایک دوست محترم ابوبکر تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا میں ہیڈ ماسٹر کے طور پر خدمت بجا لا رہے ہیں۔ ان میں سے بعض مبلغین جماعت احمدیہ غانا کے نیشنل ہیڈ کوارٹرز میں اہم جماعتی ذمہ داریوں پر فائز ہیں۔

الغرض اس ادارہ سے فارغ ہونے والے مبلغین، جہاں بھی اُن کی ڈیوٹی لگائی جائے، جماعتی خدمات پر کمربستہ رہتے ہیں۔

کالج کے لئے نئی عمارت کی تعمیر

Ekumfi Ekrawfo وہ پہلا گاؤں ہے جس نے غانا میں احمدیت کا کھلے بازوؤں سے استقبال کیا۔ غانا کے سب سے پہلے احمدی محترم چیف مہدی آپاپا بھی یہیں کے رہنے والے تھے۔ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب ۱۹۸۸ء میں غانا کے دورہ پر تشریف لائے تو آپ نے فرمایا:

"غانا میں نفوذ احمدیت کے حوالہ سے اکرافو کو تاریخی حیثیت حاصل ہے لہٰذا یہاں کوئی ایسی یادگار قائم کی جائے جس کے باعث اس کا نام ہمیشہ زندہ رہے"۔

جماعت احمدیہ غانا کی مجلس شوریٰ نے حضور پرنور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں، اکرافو میں احمدیہ مسلم مشنری ٹریننگ کالج کی تعمیر کی تجویز پیش کی جسے حضور پُرنور نے ازراہِ شفقت منظور فرمایا۔ جماعت نے اکرافو کے پاس ایک وسیع و عریض جگہ منتخب کر کے یہاں مشنری ٹریننگ کالج کی بنیاد رکھ دی۔

یہ جگہ ایک اونچی پہاڑی پر واقع ہے۔ اس کا ماحول بے حد خوبصورت اور پُرسکون ہے۔ تاحد نظر سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے۔ خدا کے فضل سے یہاں مشنری ٹریننگ کالج کی عمارت قریباً مکمل ہو چکی ہے۔ کچن، ہوسٹل، کلاس رومز، لائبریری اور اساتذہ کے لئے دو بنگلے بھی تیار ہو چکے ہیں۔ جلد ہی احمدیہ مسلم مشنری ٹریننگ کالج کو سالٹ پانڈ سے اس عمارت میں منتقل کرنے کا پروگرام ہے۔

اس نئی عمارت میں طلباء کو ہر سال داخلہ دیا جائے گا اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے تین سال کے بعد پھر ہر سال مبلغین کی ایک معین تعداد اس کالج سے فارغ ہو کر میدان عمل میں نکلے گی۔

مکرم مولوی محمد یوسف یاسن صاحب جو کالج کے پرنسپل رہے ہیں، اُن کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نائب امیر مقرر فرما کر اکرا میں مقرر فرمایا ہے۔ اس وقت کالج میں تین اساتذہ ہیں۔ محترم مولوی محمد یوسف بن صالح صاحب جو اس وقت پرنسپل ہیں۔ محترم مولوی محمد ادریس تہیر و صاحب ہاؤس ماسٹر ہیں اور مکرم الحسن عطاء Wenchie صاحب جو انگریزی کے استاد ہیں۔ یہ اساتذہ بڑی محنت اور جانفشانی سے کالج کو چلا رہے ہیں۔

قارئین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کالج کو نئی عمارت میں منتقل کرنا بے حد مبارک کرے۔ اللہ کرے کہ یہ کالج مغربی افریقہ میں تبلیغی اور تربیتی ضروریات پوری کرنے میں بے حد ممد و معاون ثابت ہو اور اسے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی عظیم توقعات کے مطابق اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا ہو۔ آمین۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8671 9398

Mobile: 0780-3298065

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عجز و انکسار

(فضل احمد شاهد . مربی سلسله)

اس دور میں ہم نے دیکھا ہے کہ لوگ اپنے دوستوں پر، اپنی طاقت پر، حسن پر، علم پر، مال و دولت پر، حسب و نسب پر، اقتدار پر فخر کرتے ہیں اور ان وجوہات سے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتے ہیں۔ وہ بعض اوقات ایک نیکی یا چند نیکیوں کے بعد سمجھتے ہیں کہ ہم نے سب کچھ کر لیا۔ اور اس وجہ سے اپنے آپ کو بہت بڑا متقی سمجھتے ہیں۔ لیکن خدا کے فرستادوں کی عجیب حالت ہے۔ وہ سارے انسانوں سے بہتر بنائے جاتے ہیں اور خداتعالیٰ انہیں کہتا ہے کہ وہ سب سے بہتر ہیں اس کے باوجود وہ اپنے آپ کو ایک عاجز انسان سمجھتے ہیں۔ اور جتنے بھی کمالات وہ حاصل کرتے ہیں انہیں محض خدا کا فضل اور احسان جانتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمارے لئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی نمونہ ہے کہ عرش کے خدا نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں"۔

آیئے! اس پہلو سے ہم مامور زمانہ کو دیکھیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا اور میں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہئے تھا۔ اور میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا۔ پس اس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر کہ اس مشت خاک کو اس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا"۔

(تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۱۰)

ایک اور جگہ فرمایا:

"میں اقرار کرتا ہوں کہ میں اس لائق نہ تھا کہ میری یہ عزت کی جائے مگر خدائے عزوجل نے محض اپنی ناپیداکنار رحمت سے میرے لئے یہ معجزات ظاہر فرمائے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اس کی راہ میں وہ اطاعت اور تقویٰ کا حق بجا نہیں لا سکا جو میری مراد تھی۔ اور اس کے دین کی وہ خدمت نہیں کر سکا جو میری تمنا تھی۔ میں اس درد کو ساتھ لے جاؤں گا کہ جو کچھ مجھے کرنا چاہئے تھا میں کر نہیں سکا۔ لیکن اس خدائے کریم نے میرے لئے اور میری تصدیق کے لئے وہ عجائب کام اپنی قدرت کے دکھلائے جو اپنے خاص برگزیدوں کے لئے دکھلاتا ہے۔ اور میں خوب جانتا ہوں کہ میں اس عزت و اکرام کے لائق نہ تھا۔ جو میرے خداوند نے میرے ساتھ معاملہ کیا۔ ...... مگر اس کی کیا عجیب قدرت ہے کہ میرے جیسا ہیچ اور ناچیز اس کو پسند آ گیا۔ اور پسندیدہ لوگ تو اپنے اعمال سے کسی درجہ تک پہنچتے ہیں مگر میں تو کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ کیا شان رحمت ہے کہ میرے جیسے کو اس نے قبول کیا۔ میں اس رحمت کا شکر ادا نہیں کر سکتا"۔

(حقیقة الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۹۳)

میرے عزیزو اور بزرگو! ان دونوں عبارتوں کو پڑھ کر آگے نہ چلو ذرا پیچھے آؤ۔ پڑھو، پڑھو اور پھر پڑھو کیونکہ کہنے والے نے یہ بھی تو کہا ہے کہ "وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے"۔

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۰۳)

پس ایک ایک فقرہ پر غور کرو، سوچو۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کے نفس میں ایک تلاطم برپا ہو گا۔ خدا کا مامور کیا فرماتا ہے، غور کیجئے۔

"میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا"۔

ایک فقرے کے اندر کس قدر معرفت ہے۔ اس پر غور کرنے کے بعد آپ کے کسی غلام کا قطعاً کوئی حق نہیں کہ اسے اپنے اندر کوئی نیکی کا کمال نظر آئے۔ وہ بے شمار نیکیوں کو تو بجا لائے مگر سب کو خدا کا فضل جانے، اس کا احسان جانے۔

فرماتے ہیں:

"میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں"۔

تھوڑا بہت پڑھ لکھ کر لوگ مزدوروں سے دور رہتے ہیں۔ یہاں خدا کا برگزیدہ مامور اپنے آپ کو صرف مزدور نہیں بلکہ نالائق مزدور تصور کرتا ہے۔ پھر ہمارا کیا حق ہے کہ ہم اپنے آپ کو بڑے لائق فائق تصور کریں۔ ان دونوں عبارتوں سے کئی نتائج نکلتے ہیں۔

اول: یہی کہ آپ انکساری کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔

دوم: اپنے آپ کو تقویٰ کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام اور اطاعت کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام تک پہنچانے کی تمنا شدت سے تھی۔

سوم: اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ تقویٰ کی لامحدود راہیں ہیں اور کسی جگہ ٹھہرنا درست نہیں بلکہ آگے ہی آگے بڑھنا چاہئے۔

چہارم: جو کچھ تقویٰ یا خدمت کی توفیق ملی یا خداتعالیٰ نے نشانات دکھائے اس پر آپ بے حد شکرگزار تھے۔

مامور زمانہ کی انکساری کے بارہ میں مزید سنئے۔ ۵ر نومبر ۱۹۰۲ء کی ڈائری میں لکھا ہے:

"ایک بڑ کے درخت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ہم سے تو یہ درخت ہی اچھا ہے۔ ہم چھوٹے ہوتے تھے تو اس کے تلے ہم کھیلا کرتے تھے۔ یہ اسی طرح ہے اور ہم بڈھے ہو گئے ہیں۔ یہ سال بہ سال پھل بھی دیتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۴۸۷)

حضور کے انکسار کا یہ واقعہ بھی ملاحظہ ہو۔

حضور خود فرماتے ہیں:

"ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ۷۰، ۷۵ برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اس کو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا"۔

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۰۵)

اس روایت سے ظاہر ہے کہ مامور زمانہ کی سیر بھی بنی نوع انسان کے لئے کیسی مفید ثابت ہوئی۔ بے شمار روایات سیر کی وجہ سے ہم تک پہنچیں۔ خدا کے مامور نے پٹواری کو قول سے نہیں سمجھایا بلکہ فعل اور نمونہ سے سمجھایا۔ جب انسان سیر میں ہو اور پھر دوست ساتھ ہوں تو صرف تفریح کا خیال آتا ہے مگر دیکھو مامور زمانہ دورانِ سیر بھی کس طرح باریکی میں جا کر خداتعالیٰ کے منشاء کو پورا فرما رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام انکساری ہی کی وجہ سے لوگوں سے بے حد بے تکلف تھے۔ چنانچہ فرمایا:

"میرا یہ مسلک نہیں کہ میں ایسا تندخو اور بھیانک بن کر بیٹھوں کہ لوگ مجھ سے ایسے ڈریں جیسے درندہ سے ڈرتے ہیں۔ اور میں بت بننے سے سخت نفرت رکھتا ہوں۔ میں تو بت پرستی کو رڈ کرنے کے لئے آیا ہوں نہ یہ کہ میں خود بُت بنوں اور لوگ میری پوجا کریں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرا بھی ترجیح نہیں دیتا۔ میرے نزدیک متکبر سے زیادہ کوئی بُت پرست اور خبیث نہیں۔ متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۱۰)

سو آیئے ہم بھی انکسار کو اپنی زندگی کا لازمی جزو بنا لیں پھر یقیناً ہمیں بھی خداتعالیٰ اپنے فضلوں سے نوازے گا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۱ء

ٹینڈر درکار ہیں!

جلسہ سالانہ کمیٹی کو مندرجہ ذیل اشیاء کے لئے ٹینڈر درکار ہیں۔

خواہشمند احباب جماعت کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ اپنے تحریری سربمہر ٹینڈر افسر جلسہ سالانہ کے نام حسب ذیل پتہ پر ۳۰ر اپریل ۲۰۰۱ء تک ضرور بھجوادیں۔ اس تاریخ کے بعد موصول ہونے والے ٹینڈرز زیر غور نہیں لائے جائیں گے۔

10 Hardwicks Way, London SW18 4AJ

نمبر	اشیاء	تعداد
1	گدّے (72X36X3) انچ	600
2	بستر (لحاف / تکیہ / چادر)	1000
3	چاول (باسمتی)	3 ٹن
4	مکئی کا تیل (Corn Oil) 15 لٹر	200
5	عمدہ گوشت (لیگ / شولڈر)	20000 پاؤنڈ
6	متفرق مشروبات	Pallets10
7	دودھ (لانگ لائف)	Pallets10
8	آٹا (۳۲ کلو کا بیگ)	450
9	نان (پیٹا بریڈ) چھ عدد فی پیکٹ	5000 پیکٹ
10	پلاسٹک کپس 7oz پانی کے لئے	200000
11	فوم کپس 7oz گرم مشروبات کیلئے	100000
12	چپٹی پلیٹس 1X500	300000

مزید معلومات کے لئے براہ راست رابطہ قائم فرمائیں۔

ڈاکٹر چودھری ناصر احمد افسر جلسہ سالانہ یوکے

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALS NEEDS

☆......☆......☆

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر قسم کے شر سے بچائے۔

اللهم انا نجعلك فی نحورهم ونعوذبك من شرورهم۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "ضرورۃ الامام" (روحانی خزائن جلد ۱۳، صفحہ ۴۸۳، میں فرماتے ہیں:-

"امام الزماں اکثر بذریعہ الہامات کے خدا تعالیٰ سے علوم اور حقائق اور معارف پاتا ہے۔ اور اس کے الہامات دوسروں پر قیاس نہیں ہوسکتے کیونکہ وہ کیفیت اور کمیت میں اس اعلیٰ درجہ پر ہوتے ہیں جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں.........
امام الزمان کی الہامی پیشگوئیاں اظہار علی الغیب کا مرتبہ رکھتے ہیں یعنی غیب کو ہر ایک پہلو سے اپنے قبضہ میں کرلیتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بطور نشان ایسی بہت سی پیشگوئیاں عطا فرمائیں جن کا تعلق مستقبل میں رونما ہونے والی بڑی بڑی عالمی تبدیلیوں سے تھا۔ چنانچہ ایران کی بادشاہت کے بارہ میں بھی ۱۵ر جنوری ۱۹۰۶ء کو ایک الہام ہوا کہ "تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد" یعنی کسریٰ کے محل میں زلزلہ آگیا۔

اس الہام کے وقت ایک صدی سے زائد عرصہ سے قاچار خاندان ایران کا حاکم تھا اور مظفرالدین شاہ ایک مطلق العنان بادشاہ کی حیثیت سے تخت نشین تھے۔ کسی آئین یا پارلیمنٹ کا وجود نہیں تھا۔ اگرچہ لوگ وزیراعظم کی برطرفی کا مطالبہ تو کرتے رہتے تھے لیکن بادشاہ کی برطرفی یا اختیارات میں کمی کا کوئی مطالبہ نہیں ہوتا تھا۔ تاہم وزیراعظم نے اپنی مخالفت مکمل طور پر ختم کرنے کے لئے اپنے چند سیاسی مخالفین کی گرفتاری اور شہر بدری کے احکامات جاری کردیئے۔ اُن میں سے ایک کو جب گرفتار کیا گیا تو اُس جگہ کئی لوگ جمع ہوگئے اور احتجاج کیا۔ ایک نوجوان نے فوجی چوکی کا دروازہ توڑنے کی کوشش کی جس پر فوج کے افسر نے فوجیوں کو اس نوجوان پر گولی چلانے کا حکم دیدیا لیکن فوجیوں نے تعمیل نہ کی تو افسر نے خود گولی چلاکر اُس نوجوان کو ہلاک کردیا۔ یہ غیر ضروری قتل دیکھ کر تہران کے لوگ بھڑک اٹھے اور پھر ہزاروں افراد مقتول نوجوان کا جنازہ لے کر سڑکوں پر نکل آئے۔ نتیجۃً ایک بار پھر گولی چلی اور پندرہ مزید افراد ہلاک ہوگئے۔ لیکن اس پر احتجاج کا دائرہ وسیع ہوتا چلا گیا اور لوگ خوفزدہ ہوکر تہران چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ کئی کاروباری لوگ برطانوی سفارتخانہ میں پناہ گزین ہوگئے۔ رہی سہی کسر وزیراعظم کے اس اعلان نے پوری کردی کہ جو دوکاندار اپنی دوکان نہ کھولے، اُس کی دوکان لُوٹ لی جائے۔ ان حالات میں بدامنی کا ایک نیا دَور شروع ہوگیا۔

۱۹۰۶ء کے وسط تک عوام کی طرف سے وزیراعظم کی برطرفی کے ساتھ ساتھ آئین کے نفاذ کا مطالبہ بھی کیا جانے لگا۔ جب بادشاہ نے یہ حالات دیکھے تو عوام کے سارے مطالبات تسلیم کرلئے اور وزیراعظم کو برطرف کردیا گیا۔

اکتوبر ۱۹۰۶ء میں انتخابات کا مرحلہ شروع ہوا۔ ابھی صرف تہران میں ممبران ہی منتخب ہوئے تھے کہ مجلس (پارلیمینٹ) نے نامکمل حالت میں ہی اپنے اجلاسات شروع کردیئے اور اب سیاسی فیصلے شاہی محل سے زیادہ اس مجلس میں ہونے لگے۔ ایک اہم مسئلہ روس سے ایک قرضہ کی منظوری بھی تھی۔ لیکن بادشاہ کی خواہش کے برعکس مجلس نے قرضہ کی منظوری نہ دی۔ اور پھر جلد ہی آئین کا خاکہ منظوری کے لئے بادشاہ کو بھیج دیا گیا جسے کچھ پس وپیش کے بعد یکم جنوری ۱۹۰۷ء کو بادشاہ اور ولی عہد نے منظور کرلیا اور یہ اعلان بھی کیا کہ کم از کم دو سال تک مجلس کو برطرف نہیں کیا جائے گا۔

مذکورہ اعلان کے صرف ایک ہفتہ بعد ہی یعنی ۸ر جنوری ۱۹۰۷ء کو بادشاہ انتقال کرگئے۔ اور جب ولی عہد محمد علی مرزا تخت نشین ہوئے تو انہیں احساس تھا کہ مجلس نے اُن کے اختیارات محدود کردیئے ہوئے ہیں۔ چونکہ اُن کا مزاج آمرانہ تھا اسلئے انہوں نے اپنی رسم تاجپوشی میں مجلس کے اراکین کو مدعو نہیں کیا۔ پھر اگرچہ انہوں نے ایسے وزراء مقرر تو کردیئے جو آئین کے مطابق مجلس کے سامنے جوابدہ تھے لیکن یہ وزراء مجلس کے اجلاسات میں شرکت ہی نہیں کرتے تھے اس لئے عملی طور پر مجلس ایک عضو معطل ہوکر رہ گئی۔ تاہم مجلس نے ایک بار پھر روس اور برطانیہ سے قرضہ لینے کی منظوری دینے سے انکار کردیا اور یہ فیصلہ کیا آئندہ بادشاہ کے اخراجات مجلس کے منظور شدہ بجٹ کے اندر رہیں گے۔ اس سے پہلے قرضہ بادشاہ کے ذاتی اخراجات اور یورپ کے دورہ جات پر خرچ کردیا جاتا تھا۔

مجلس اور بادشاہ کی طرف سے تصادم کے ارادے دیکھ کر جلد ہی وزیراعظم مشیر الدولہ نے استعفیٰ دیدیا۔ بادشاہ کو ایران میں شاید نیا وزیراعظم ملنا مشکل تھا اس لئے یورپ میں مقیم امین السلطان کو وزیراعظم نامزد کیا گیا۔ جب وہ ایران پہنچے تو لوگوں کا ایک ہجوم اُن کے گرد اکٹھا ہوگیا اور اُن سے یہ حلف اٹھوایا کہ وہ آئین کے وفادار رہیں گے۔

۲۶ر مئی کو بادشاہ کی سالگرہ تھی۔ بادشاہ کے وفادار یہ تقریب ہمیشہ کی طرح شاہانہ انداز میں منانا چاہتے تھے لیکن عوام الناس نے اس کی اجازت نہ دی اور نہ صرف پورے شہر سے سجاوٹ کا سامان اتار دیا بلکہ بادشاہ کے محل سے بھی سامانِ آرائش اتار دیا گیا۔ لیکن ایک ماہ بعد مجلس (پارلیمینٹ) کی سالگرہ عوام نے بڑے تزک واحتشام سے منائی۔

ایران کا قومی خزانہ خالی ہوچکا تھا۔ مجلس نے قرضہ کی منظوری نہیں دی تھی لیکن کوئی متبادل انتظام بھی نہیں کیا تھا۔ ملک میں رائج ٹیکس جمع کرنے کا نظام فرسودہ تھا اور کوئی ٹیکس دینے کو تیار بھی نہیں تھا۔ وزیراعظم نے قرضے کے حصول کے لئے اراکین مجلس کو قائل کرنا شروع کیا اور جب کامیابی بہت قریب تھی تو ۳۱ر اگست کو کسی نے وزیراعظم کو گولی مار کر ہلاک کردیا اور قاتل نے خود بھی زہر کھاکر خودکشی کرلی۔

جب قتل کو چالیس روز گزرے تو مقتول وزیراعظم کی قبر پر تو صرف چند لوگ جمع ہوئے لیکن قاتل کی قبر پر لاکھ سے زیادہ افراد کا ہجوم تھا۔ قبرستان میں خیمے لگائے گئے اور عوام کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔ شعراء نے قاتل کی تعریف میں اشعار پڑھے۔ یہ صورتحال اندرونی حالات کو کھول کر بیان کررہی تھی۔ بادشاہ عوام کے خوف سے اُن لوگوں کی حمایت بھی نہیں کررہا تھا جو پرانے نظام کی بحالی کا مطالبہ کررہے تھے۔ چنانچہ نومبر میں بادشاہ نے مجلس میں قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائی کہ آئین کی پاسداری کی جائے گی۔

سولہویں صدی کے ایک اطالوی فلاسفر میکاولی نے اپنی کتاب "دی پرنس" میں دنیا کے آمروں کو عوام پر حکومت کرنے کے کئی گُر سکھائے ہیں اور اپنے منصوبوں کی تکمیل کیلئے ہر جائز وناجائز حربہ استعمال کرنے کی تلقین کی ہے۔ اُس نے عہد شکنی کو جائز قرار دیا ہے لیکن یہ بھی لکھا ہے کہ خود کو اپنے لوگوں کی نظر میں قابل نفرت نہ بناؤ کیونکہ اگر تمہارے لوگ ہی تم سے نفرت کرنے لگیں تو تمہیں کون بچائے گا۔ بعض نے میکاولی کو علم سیاسیات کا شیطان قرار دیا ہے۔ چنانچہ اُس کی نصائح پر عمل کرتے ہوئے بادشاہ محمد علی مرزا نے بار بار آئین کی وفاداری کا حلف اٹھایا اور ہر مرتبہ اپنا عہد توڑا۔ لیکن اس طرح عوام نے اُن پر اپنا اعتماد کھودیا۔

بادشاہ اب ظلم اور ہیبت سے حکومت کرنا چاہتے تھے۔ جب دونوں گروہوں میں مفاہمت کی امید ختم ہوتی نظر آئی تو فوجیوں نے پہلے تہران میں لوٹ مار شروع کی اور پھر اسی بھگدڑ میں ۳ر جون ۱۹۰۸ء کو بادشاہ کو تہران سے باہر نکال لیا گیا اور وہ قریب ہی ایک مقام "باغ شاہ" میں پناہ گزین ہوگئے۔ پھر بادشاہ کے وفادار فوجیوں نے اہم جگہوں پر قبضہ کرنا شروع کیا اور جلد ہی شہر کا نظم ونسق سنبھال لیا اور روسی فوجی کرنل لیخوف کو شہر کا اقتدار سونپ دیا گیا۔ ان حالات میں دس ہزار افراد شہر کی جامع مسجد میں جمع ہوگئے لیکن اراکین مجلس نے اُنہیں سمجھا بجھاکر گھروں کو بھجوادیا جبکہ بادشاہ نے کئی نمایاں مخالفین کو باغ شاہ میں قید کروادیا اور اُن میں سے دو کو گلا گھونٹ کر ہلاک بھی کردیا گیا۔

۲۳ر جون ۱۹۰۸ء کو ایک ہزار فوجیوں نے کرایہ کے روسی افسروں کی قیادت میں مجلس کی عمارت کا محاصرہ کرلیا۔ دفاع کرنے والوں کے پاس صرف پچاس بندوقیں تھیں۔ اسی دوران بادشاہ نے نہ صرف مجلس برطرف کرنے کا اعلان کردیا بلکہ اس کی عمارت بھی تباہ کروادی۔

یہ حالات دیکھ کر تبریز کے عوام نے بغاوت کردی۔ محمد علی مرزا بادشاہ بننے سے پہلے تبریز کے حکمران رہ چکے تھے اور انہوں نے وہاں صرف تلخ یادیں ہی چھوڑی تھیں۔ تبریز میں بغاوت کا آغاز ہوا تو فوج نے تبریز کا محاصرہ کرکے رسد بند کردی اور شہر میں قحط پھیلنے لگا اور باغیوں نے مجبوراً ہتھیار ڈال دیئے۔ اسی دوران روس نے غیرملکیوں کو ایران سے باہر نکالنے کے بہانے اپنی فوجیں شمالی ایران میں داخل کردیں۔

اگرچہ تہران میں مخالفین کو کچل دیا گیا تھا لیکن اب بغاوت ملک بھر میں پھیل چکی تھی۔ چنانچہ پہلے شمال میں گیلان سے باغی فوج نے تہران کی طرف پیش قدمی شروع کی اور کچھ عرصہ بعد جنوب سے بختیاری قبائل کے جنگجو بھی تہران کی طرف بڑھنا شروع ہوگئے۔ باغیوں نے تمام غیرملکی سفارت خانوں کو پیغام بھیجا کہ چونکہ ہم بادشاہ کو اپنے مطالبات پیش کرنا چاہتے ہیں اس لئے ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کی جائے۔ تاہم باغیوں کو روسی فوج نے پیش قدمی روکنے کا حکم دیا لیکن کسی نے اطاعت نہیں کی۔ اگرچہ بادشاہ نے ایک بار پھر قسم کھاکر یہ اعلان کیا کہ وہ آئین کو بحال کردیں گے لیکن اب کسی نے بھی اُن پر اعتبار نہیں کیا۔ بادشاہ نے اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے جب روس سے قرضہ مانگا تو روس نے بھی حالات دیکھ کر انکار کردیا۔

جون میں باغیوں نے قُم پر قبضہ کرلیا اور تہران سے اسّی میل دور منظم ہوکر تہران پر حملہ کرنے کی تیاریاں شروع کردیں۔ یہ صورتحال دیکھ کر روس اور برطانیہ نے پہلے باغیوں کو دھمکیاں دیں اور روس نے شاہی فوج کی سرپرستی کیلئے اپنے دستے تہران کے قریب مقرر کردیئے لیکن باغیوں نے اپنا ارادہ تبدیل نہ کیا۔

جولائی میں تہران کے مغرب میں شاہی فوج اور باغیوں میں ایک تصادم ہوا۔ لیکن یہ تصادم دراصل باغیوں کی طرف سے ایک دھوکہ کے طور پر تھا کیونکہ تہران کے شمال سے باغی فوج ۱۲ر جولائی ۱۹۰۸ء کو شہر میں اتنی خاموشی سے داخل ہوگئی کہ شہر کی حفاظت پر متعین فوجیوں کو بھی اس کی خبر نہ ہوئی۔ کرنل لیخوف کو اُس وقت علم ہوا جب اُس کی بیرکوں کا محاصرہ کرلیا گیا۔ اس کے بعد چار روز تک شہر کی سڑکوں پر جھڑپیں جاری رہیں اور ۱۶ر جولائی کو بادشاہ روسی سفارت خانہ میں پناہ لینے

(باقی صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں)

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
02/04/2001 – 08/04/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time.
For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 2nd April 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Class: Lesson No.120, Final Part ® Rec: 18.07.98 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
01.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.207® Rec: 02.10.96
02.20 Seerat: Hadhrat Ch. M.Zafrullah Sb. By Mohammad Azam Akseer Sahib
03.20 Urdu Class: Lesson No.117 Rec.19.11.95 ®
04.20 Learning Chinese: Lesson No.204 ® Hosted by Usman Chou Sahib
04.55 Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat Rec.16.07.00 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Kudak No.31 Produced By MTA Pakistan
06.55 Dars Ul Quran: No.13 (1998) ® Rec: 14.01.98 By Hadhrat Khalifatul Masih IV
08.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.207 ® Rec:02.10.96
09.20 Urdu Class: Lesson No. 117 ® Rec: 19.11.95
10.25 Documentary: Mango Show
10.55 Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News
12.45 Children's Programme: Kudak No.31®
13.00 Rencontre Avec Les Francophones Rec: 17.07.2000
14.05 Bengali Service: Various Items
15.05 Homoeopathy Class with Hazoor Lesson No.7
16.20 Children's Class: Lesson No.121, Part 1 Rec: 25.07.98
16.55 German Service: Various Programmes
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class: Lesson No.118 Rec.24.11.95
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.208 Rec.03.10.96
20.30 Turkish Programme: with Jalal Shams Sb. Introduction to Ahmadiyyat – Part 3
21.00 Rohani Khazine: Programme No.25/P.2
21.15 Rencontre Avec Les Francophones Rec.17.07.00 ®
22.15 Homeopathy Class: Lesson No.7 ®
23.30 Documentary: Mango Show ®

Tuesday 3rd April 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Mulaqat: Class No.121 ® Rec.25.07.98
01.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.208 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
02.30 MTA Sports: Badminton Tournament Produced by MTA Pakistan
03.10 Urdu Class: Lesson No.118 ®
04.05 Speech by Abdus Salam Tahir Sb. From Jalsa Salana District Bhawalpoor
04.50 Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Class No.121 ®
07.10 Pushto Programme: F/S Rec.19.05.00 With Pushto Translation
08.25 Rohazine Khazine: Prog.25 / P.2 Quiz Prog. Brahin-e-Ahmadiyyat ®
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.208 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.118 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.30 Le Francais c'est Facile: Lesson No.13
12.55 Bengali Mulaqat: Rec.18.07.00 With Bangla Speaking Guests
13.55 Bengali Service: Various Items
15.0 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.170 Rec.24.12.96
16.00 Children's Corner: Guldasta No.15
16.35 Le Francais c'est Facile: Lesson No.13 ®
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.20 Urdu Class: Lesson No.119 Rec.25.11.95
19.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.217 Rec.29.10.96
20.20 Norwegian Programme: 'Jesus in India'
21.00 Bengali Mulaqat: Rec.18.07.00 ®
22.05 Hamari Kaenat: Programme No.85
22.30 Tarjumatul Quran Class:Lesson No.170 Rec.24.12.96
23.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.13 ®

Wednesday 4th April 2001

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Guldasta No.15 ®
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.217 ®
02.15 Bengali Mulaqat: Rec.18.07.00 ®
03.20 Urdu Class: Lesson No.119 ®
04.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.13 ®
04.55 Tarjumatul Quran: Lesson No.170 ® Rec.24.12.96
06.05 Tilawat, News
06.30 Children's Corner: Guldasta No.15 ®
07.05 Swahili Programme: Muzzakarah Topic: Seerat Nabi (SAW) Host: Abdul Basit Shahid Sb.
08.15 Hamari Kaenat: Prog. No.85 ®
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.217 ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.119 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Urdu Asbaaq: Lesson No.36
13.05 Atfal Mulaqat: With Hazoor Rec.19.07.00
13.55 Bengali Service: Various Items
15.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.171 Rec.30.12.96
16.00 Urdu Asbaaq: Lesson No.36 ®
16.40 Children's Corner: Cartoons
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 Urdu Class: Lesson No.120 Rec.26.11.95
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.218 Rec.30.10.96
20.35 French Programme: Match de Football
21.10 Atfal Mulaqat: Rec.19.07.00 ®
22.00 Keh Kay Shan: 'Spending in the cause of Allah'
22.25 Tarjumatul Quran: Lesson No.171 ®
23.30 Urdu Asbaaq: Lesson No.36 ®

Thursday 5th April 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Cartoons ®
00.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.218 ®
02.00 Atfal Mulaqat: 19.07.00 ®
02.55 Urdu Class: Lesson No.120 ®
03.55 KehKay Shan: ®
04.15 Urdu Asbaaq: Lesson No.36 ®
04.50 Tarjumatul Quran: Lesson No.171 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Cartoons ®
06.55 Sindhi Programme: 'Hadhrat Masih-e-Maud (A.S.) Love of the Holy Prophet (SAW)' Host: Syed Tahir Ahmad Suhail Sb
07.30 Tabarukaat: J/S Rabwah 1960 Speech By Ch. M. Zafrullah Khan (R.A.) 'Christianity and Islam in Africa'
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.218 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.120 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Turkish: Lesson No.11
13.00 Q/A Session With Hazoor – Rec.16.02.97
14.00 Bengali Service: F/S Sermon by Hazoor Rec.16.03.95
15.05 Homeopathy Class: Lesson No.8
16.10 Children's Corner: Guldasta No.16
16.40 Children's Corner: MTA Karachi 6th Annual Waqfeen-e-Nau Ijtema Prog.2 P.2
17.05 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No.121 Rec.01.12.95
19.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.219 Rec: 31.10.96
20.25 MTA Lifestyle: Al Maidah Presentation of MTA Pakistan
20.35 Tabarukaat: J/S Rabwah 1960 ® Speech by Ch. M. Zafruulah Khan (R.A.)
21.40 Quiz History of Ahmadiyyat No.79 Host: Fahim Ahmad Khadim Sahib
22.20 Homeopathy Class: Lesson No.8 ®
23.25 Learning Turkish: Lesson No.11 ®

Friday 6th April 2001

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Guldasta No.16®
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.219 ®
02.05 Tabarukaat: Speech by Hadhrat Ch. M. Zafrullah Khan (R.A.) ®
03.10 Urdu Class: Lesson No.121 ®
04.15 MTA Lifestyle: Al Maidah
04.25 Learning Turkish: Lesson No.11 ®
04.55 Homeopathy Class: Lesson No.8 ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner: Guldasta No.16 ®
07.15 Quiz; History of Ahmadiyyat No.79 ®
08.05 Saraiky Programme: F/S Rec.30.06.00
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.219®
10.00 Urdu Class: Lesson No.121 ® By Hadhrat Khalifatul Masih IV
11.00 Indonesian Service: Tilawat, Dars ul Hadith
11.30 Bengali Service: Various Items
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
13.00 Friday Sermon: From London
14.00 Documentary: Safar Hum Nay Kiya 'Vaadi-e-Kailaash' Part 1
14.25 Majlis e Irfan: Rec.11.08.00
15.20 Friday Sermon: ®
16.25 Children's Corner: Class No.44, Part 1 Produced by MTA Canada
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.10 Urdu Class: Lesson No.122 Rec.02.12.95
19.30 Liqa Ma'al Arab: SessionNo.220 Rec.05.11.96
20.30 Speech by Abdus Salam Tahir Sb.
21.05 Documentary: 'Vaadi-e-Kailaash' Part 1.®
21.30 Friday Sermon: ®
22.30 All Pakistan Moshaira Part 1
23.05 Majlis Irfan: Rec.11.08.00 ®

Saturday 7th April 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Class No.44, Part 1 Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.10 Friday Sermon: ®
02.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.220 ®
03.15 Urdu Class: Lesson No.122 ®
04.20 Computers for Everyone: Part 93 Presented By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
04.55 Majlis e Irfan: ®
06.05 Tilawat, Dars ul Malfoozat, News
06.45 Children's Class: No.44 Part 1 ® Produced By MTA Canada
07.15 MTA Mauritius: Various Items
08.20 Interview: Host M. Azam Akseer Sb. Guest: Razak Mehmood Tahir Sb.
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.220 ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.122 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Computers for Everyone: Part No.93 ®
13.15 German Mulaqat: Rec.05.08.00
14.10 Bengali Service: Various Items
15.10 Quiz: Khutabat-e-Imam From Huzoor's Friday Sermons
15.55 Children's Class: With Huzoor Rec.07.04.01
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.20 Urdu Class: Lesson No.123 Rec.03.12.95
19.25 Liqa Ma'al Arab: Session No.221 Rec:07.11.96
21.00 Arabic Programme:A few extracts from Tafseer ul Kabeer – No.11
21.25 Children's Class: By Huzoor ® Rec.07.04.01
22.25 Waqfeen-e-Nau Programme: From Rabwah
22.50 German Mulaqat: Rec.05.08.00®

Sunday 8th April 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Quiz Khutabat-e-Iman
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.221®
02.10 MTA Variety: A talk about Begum Shafi Sahiba with her daughter Ph. Sayeda Naseem Sayad Sahiba
02.50 Urdu Class: Lesson No.123 ®
03.55 Seeratun Nabee (saw): Prog. No.28
04.50 Children's Class: Rec.06.04.01 ®
06.05 Tilawat, News, Preview
06.50 Quiz Khutbat-e-Imam ®
07.20 German Mulaqat: 05.08.00 ®
08.15 Chinese Programme: Part 37 Islam Amongst Religions
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.221®
09.55 Urdu Class: Lesson No.123 ®
11.00 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.50 Learning Chinese: Lesson No.208 With Usman Chou Sahib
13.15 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat Rec.6.8.00
14.20 Bengali Service: Various Programmes
15.20 Friday Sermon: From London ®
15.50 Medical Matters: Child And Mother Healthcare No.2
16.30 Children's Class: No.121 Final Part Rec.25.07.98
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No.124 Rec. 08.12.95
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.222 Rec 07.11.96
20.30 MTA Variety: Exhibition about the time of the Fourth Khalifah
21.30 Darsul Quran No. 14 Rec:15.01.98
22.55 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 | Friday, March 30, 2001 | Issue No. 13

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

ہم بدنصیب قوم ہیں

"وعظ شریف حضرت مولانا محمد اکرم اعوان شیخ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ" تاریخ وعظ ۳/مارچ ۲۰۰۰ بمقام دارالعرفان ریلوے کالونی فیصل آباد:۔

"کاش صرف ان لوگوں کی اصلاح ہو جاتی جو حرم مکہ سے اور روضۂ اطہر ﷺ سے ہو کر آئے ہیں۔ لیکن ہم ایسی بدنصیب قوم ہیں کہ اصلاح ان کی بھی نہیں ہوتی اگر اس ملک کے صرف حج اور عمرہ کرنے والے لوگ سدھر گئے ہوتے تو اس تیرہ کروڑ کی آبادی میں دس کروڑ حاجی اور عمرے والے ہیں ۔ تین کروڑ خالی ہوں گے۔ اکثریت ان لوگوں کی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر بلایا یا در حبیب ﷺ پہ حاضری کی توفیق بخشی۔ وہ بھی رسم ہی رسم رہی۔ آنا جانا ہی رہا۔ پکنک ہی ہو گئی۔ کچھ چند چیزیں ہم وہاں سے خرید کر لے آئے، سیر سپاٹا کر کے آگئے"۔

(ماہنامہ المرشد لاہور۔ جون ۲۰۰۰ء صفحہ ۹)

انہی حجاج کرام کی نسبت ایک شاعر نے یہ کہا ہے۔

صحن مسجد میں ایک دو حاجی
دیں کی تکمیل کرنے آئے ہیں
صف چرا کر جو لے گئے تھے کبھی
اس کو تبدیل کرنے آئے ہیں

دشمن اسلام یہودی النسل کارل مارکس اور عطاءاللہ بخاری اور احراری مُلّا

مجلس احرار کے "امیر شریعت" سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے ۲۱ نومبر ۱۹۱۵ کو چوک فرید امرتسر میں تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"مسلمانو! جانتے ہو کارل مارکس کون تھا۔ یہ وہ دشمن اسلام تھا جو یہودی النسل تھا جس نے اسلام کو کچلنے کیلئے پہلے اسلام کو دوسرے طریقوں سے تباہ کرنے کی کوشش کی اور پھر جب اس طرح اسلام تباہ نہ ہوا تو اقتصادیات کا چکر چلا کر مسلمانوں کو بے دین کرنے کا نیا راستہ اختیار کیا۔"

(نوادرات حضرت امیر شریعت صفحہ ۷۷ ناشر ادارہ کریمیہ تعلیم القرآن اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور۔ اشاعت ۱۲ جمادی الاول ۱۳۹۴ ہجری)

شورش کاشمیری نے اسی کارل مارکس کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنی کتاب "سید عطاء اللہ شاہ بخاری" (مطبوعہ نومبر ۱۹۷۳ء لاہور) کے صفحہ ۱۳ پر یہ حیرت انگیز حقیقت بیان کی ہے کہ:۔

کارل مارکس اور شاہ جی کا "چہرہ مہرہ...... ایک ساتھا"۔

غالباً اسی غیر معمولی مماثلت کے تقدس کا احترام کرتے ہوئے قیام پاکستان سے قبل شیخ نظام الدین نائب صدر مجلس احرار اسلام باغبانپورہ لاہور نے واضح لفظوں میں یہود و ہنود کی تائید اور تحریک پاکستان کی علمبردار جماعت مسلم لیگ پر بھرپور تنقید کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:

"خطرہ نہ یہود سے ہے نہ ہنود سے۔ بلکہ خطرہ خود ان نیک دل اور سادہ لوح تیمارداروں سے ہے جو ملت اسلامیہ کے مرد بیمار کے مداوا کیلئے مسلم لیگ اور اس کے رہنماؤں کی جدوجہد اور عملی پروگرام پر آس لگائے بیٹھے ہیں۔"

(کتابچہ مجلس احرار اور مسلم لیگ۔ صفحہ ۵ شائع کردہ شیخ نظام الدین نائب صدر مجلس احرار اسلام باغبانپورہ لاہور۔ اشاعت ۲۶ فروری ۱۹۳۹ء)

اس شرمناک باطنی عقیدہ کے باوجود احراری مُلّاؤں نے لکڑ منڈی سرگودھا سے ایک پمفلٹ میں عوام کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کیلئے ایک دو ورقہ شائع کیا ہے جس سے یہ تأثر دینا مقصود ہے کہ احراری امت یہود کے خلاف نبرد آزما ہے اور سادہ مزاج پاکستانیوں میں یہ پروپیگنڈہ کیا گیا ہے کہ احمدیت یہودیت کا چربہ ہے۔ یہ مذبوحی حرکت خاتم الانبیاء ﷺ اور بزرگان سلف سے غداری کے مترادف ہے اس لیے کہ آنحضرت ﷺ کی مشہور حدیث ہے کہ میری امت کے یہود و نصاریٰ کی طرح ۷۳ فرقے ہو جائیں گے جن میں سے صرف ایک ناجی ہو گا۔

امام اہلسنت حضرت امام علی القاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی شوال ۱۰۱۴ھ مطابق جنوری ۱۶۰۶ء مدفن مکہ معظمہ) نے اس حدیث نبوی کی شرح میں صاف لکھا ہے کہ:

"والفرقة الناجية هم اهل السنة البيضاء **المحمدية والطريقة النقية الاحمدية**"

(مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد۱ صفحہ ۲۴۸ ناشر مکتبہ امدادیہ ملتان)

یعنی فرقہ ناجیہ وہ لوگ ہیں جو اہلسنت البیضاء المحمدیہ اور **پاک طریقہ احمدیت کے علمبردار ہوں گے۔**

علاوہ ازیں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ نے یہ الہامی پیشگوئی ہے کہ:

آں سرور کائنات علیہ و علی آلہ الصلوت والتسلیمات کے زمانہ رحلت سے ایک ہزار چند سال بعد ایک زمانہ ایسا بھی آنیوالا ہے کہ حقیقت محمدی اپنے مقام سے عروج فرمائے گی اور حقیقت کعبہ کے مقام میں متحد ہو جائے گی۔ **اس وقت حقیقت محمدی کا نام حقیقت احمدی ہو جائے گا۔**

(اردو ترجمہ۔ مبدء و معاد صفحہ ۲۰۵ مترجم سید زوار حسین شاہ صاحب نقشبندی مجددی۔ ناشر ادارہ مجددیہ ناظم آباد نمبر ۳ کراچی ۱۸۔ ۱۹۸۴ء)

تحریک احمدیت کی صداقت کا چمکتا ہوا نشان

ایک دیوبندی عالم حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے ۱۲۹۹ھ میں (قیام جماعت احمدیہ سے سات برس قبل) اپنے قیام مکہ کے دوران یہ آسمانی خبر دی:۔

"ظہور امام مہدی آخرزمان کے ہم سب شائق ہیں مگر وہ زمانہ امتحان کا ہے۔ اول اول ان کی بیعت اہل باطن اور ابدال شام بقدر تین سو تیرہ اشخاص کریں گے اور **اکثر لوگ منکر ہو جائیں گے۔**"

(شمائم امدادیہ صفحہ ۱۰۲ ناشر کتب خانہ شرف الرشید۔ شاہ کوٹ شیخوپورہ پاکستان)

اس خبر کے عین مطابق مہدی دوراں سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے قلم مبارک سے ۳۱۳ اصحاب کی فہرست ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۴۔۴۰ میں چھپ کر ساری دنیا میں شائع ہو چکی ہے جس میں برصغیر کے علاوہ افریقہ۔ ترکی۔ بغداد۔ افغانستان۔ حجاز اور طرابلس و شام کے بزرگوں کے نام بھی شامل ہیں جو تحریک احمدیت کی صداقت کا ایک چمکتا ہوا نشان ہے۔

اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 مارچ 2001ء بروز اتوار کو مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیرالدین احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ برسٹل کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بعد ازاں احمدیہ قبرستان بروک وڈ کے قطعہ موصیان میں تدفین عمل میں آئی۔

اس موقعہ پر حسب ذیل افراد کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:

1۔ مکرم افتخار احمد صاحب۔
2۔ مکرم شہزاد احمد صاحب۔
3۔ مکرم عطاءاللہ صاحب۔
4۔ مکرم عباس صاحب۔
5۔ مکرم غلام محمد صاحب۔

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے اِن پانچ شہداء کو 30/اکتوبر 2000ء کے روز نماز فجر کے بعد چند دہشت گردوں نے احمدیہ مسجد میں گھس کر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔

6۔ مکرم محمد عارف صاحب۔
7۔ مکرم محمد اصغر صاحب۔
8۔ مکرم ماسٹر ناصر احمد صاحب۔
9۔ مکرم مبارک احمد صاحب۔
10۔ مکرم مدثر احمد صاحب۔

تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کی احمدیہ مسجد پر 10 نومبر 2000ء کو شرپسندوں کے ایک گروہ نے نماز عشاء کے وقت حملہ کر کے اِن پانچ احمدیوں کو نہایت بے دردی سے شہید کر دیا اور پھر اِن شرپسندوں نے احمدیہ مسجد بھی شہید کر دی۔

11۔ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شریف صاحب مرحوم۔ 10 جنوری 2001ء کو ربوہ میں وفات پائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے، اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

(مینجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔